

میں نے جو کچھ بتایا ہے اسے اللہ تعالیٰ نے زمین پر رکھ دیا ہے
 زمین کے غنائوں کی چابیاں میرے ہاتھوں میں دے دی گئیں ہیں
 اصالت کل، امامت کل، سیادت کل، خلافت کل، ولایت کل، خدا کے یہاں تمام ہے

امام اہلسنت مجدد دین و ملت علامہ حضرت کا اختیارات بنوہ پر
 معرکہ الدلاء والہ الامم والعلیٰ کی تلخیص بعنوان

خالق کل

آپ کو

مالک کل بنا دیا

تلخیص و تحقیق

استاذ الامیرات مفتی غلام محمد شریکو بنیادی

ادارہ تحقیقات عطاء

مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ نئی آبادی فیض پور خورد شرقپور و شیخوپورہ

تعارف فضلائندیاں شریف

قدرت نے بنیال شریف کی دھرتی میں اپنے ایک خاص بندہ استاذ الاساتذہ فقیہ العصر حضرت علامہ محمد بندیالوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا انتظام فرمایا جس کے قدوم میںنت سے سرزمین بنیال شریف کے سنگریزے متبرک ہو گئے۔ انہی کے علمی فقہی اور روحانی جوہر استعداد نے غیر محصور افراد سافہ کو بحر مہادی سے فیضیاب کر کے نتائج علم کے ساحل پر ناز کیا اور محاسن اسلاف کے شاہزادوں کو مصباح قلم و کلام سے ضیاء بخلائی لہذا اقبال کے اقوال کی معراج ایسے فقہاء اور زعماء کے تذکار سے ہوا کرتی ہے جسکا منتہی الانظار والافکار دین مبین کی ترویج و اشاعت ہوا کرتی ہے۔ حکیم مطلق کی حکمت طبع کا مقتضی یہی تھا کہ اس بندہ خاص کے علمی فقہی ادبی اور روحانی سلسلہ فیض کو جاری رکھا جائے لہذا اسی شرف و ہدایت کی حفاظت فرمانے کیلئے بنیال شریف میں علامت الملک والیدین امام المنقول والمعقول حضرت سیدنا قبلہ مظاہر محمد بندیالوی چشتی گوروی رحمۃ اللہ علیہ آفتاب الفقہاء بدر العلماء حضرت سیدنا قبلہ علامہ علی بندیالوی چشتی گوروی مدظلہ العالی جیسے خاص بندوں کا انتظام فرمایا اور انہی آسمان ایقان اتقان تکلان اور میزان کے شمس باز غریبان ملاحظہ المعقول تحصیل الجہول کے غلوت نشینوں کی شب و روز کی محنتوں عالم اسلام کی عظیم درگاہ مادر علمی جامعہ مظہریہ امدادیہ کے فضلاء اندرون و بیرون ملک ہر کوشش دینی اور تدریسی خدمات میں پیش پیش نظر آتے ہیں یہ امر متیقن اور مسلم ہے کہ اشخاص اپنی قابلیت میں اسناد کے محتاج ہوا کرتے ہیں مگر فضلاء جامعہ بنیال شریف اگر اسناد انکی محتاج ہیں اکی طرح اقوام راقیہ اور ملل جمعی کی شناخت ان کے تعارف پر موقوف ہوا کرتی ہے مگر فضلاء بنیال شریف کے تعارف ان کا محتاج ہے لہذا ان فضلاء کا تعارف کروانا اگر حیرت آفتاب کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے مگر ہم جامعہ بنیال شریف کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے محقق ابن محقق منظر اسلام سربلہ اہل سنت پروفیسر محمد ظفر الحق بندیالوی مدظلہ العالی کے حکم سے ان کے تعارف کیلئے ایک رسالہ تعارف فضلاء بنیال شریف سے معنون کرتے ہوئے تحریر کر رہے ہیں وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ

فیقر غلام محمد عطاء اللہ مدظلہ

اَنْتَ بِنَاصِيحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوَضَعْتَ مِنْ يَدَيَّ
بین کے خزانوں کی چابیاں میرے ہاتھوں میں رکھی گئی ہیں

خالق کل نے آپ کو مالک کل بتا دیا
دونوں جہاں میں آپ کے قبضہ و اختیار میں

امام اہلسنت مجددین و ملت المحضت رحمۃ اللہ علیہ کا اختیارات نبویہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر معرکتہ الاراد رسالہ
"الامْن وَالْعُلَى" کی تخصیص بعنوان

سَلْطَنَةُ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ
فِي
مُلْكُوتِ اللَّهِ الْقَهَّارِ

تخصیص و تحقیق
استاذ المیراث مفتی غلام محمد شرپوری بندیالوی

ادارہ تحقیقات مظاہر مدینہ العلوم جامعہ نبویہ نئی آبادی فیض پور نور شرپوری روڈ شیخوپورہ

جوہر الکتاب

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	الاستغناء	۱	۱۳	کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے	۱۳
۲	الجواب بعنون الوہاب	۲		ہیں ہاتھ اور پھرے خزانے	
۳	پیش لفظ	۳	۱۵	تشریح و تحقیق	۱۵
۴	بحث اول نبی مختار ﷺ کے	۵	۱۶	حضور علیہ السلام کے حکم	۱۶
	اختیارات کا ثبوت قرآنی			کے بعد اختیار کی حیثیت	
	آیات سے		۱۷	مسلمان مرد حضور علیہ السلام	۱۷
۵	تشریح و تحقیق			کے غلام اور عورتیں لونڈیاں ہیں	
۶	ثابت ہوا کہ جملہ فرائض		۱۸	زمین و زماں تمہارے لئے	۱۸
	فروع ہیں			مکین و مکان تمہارے لئے	
۷	تشریح و تحقیق	۶	۱۹	تشریح و تحقیق	۱۹
۸	وہ زبان جس کو سب کن کی		۲۰	دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ	۲۰
	کنجی کہیں			ہے قطرہ تیرا	
۹	تشریح و تحقیق	۷	۲۱	تشریح و تحقیق	۲۱
۱۰	سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ		۲۲	بارغ فردوس کو جاتے ہیں	۲۲
	کہوں تجھے			ہزاراں عرب	
۱۱	تشریح و تحقیق		۲۳	سوال و جواب	۲۳
۱۲	ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا	۸	۲۴	میرے کریم سے گر قطرہ کسی	۲۴
۱۳	تشریح و تحقیق			نے مانگا	

ب

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۵	تشریح و تحقیق	۱۳		حرام دوسرا رسول ﷺ کا	
۱۶	تشریح و تحقیق			دونوں حرام برابر ہیں	
۱۷	نعمتیں بانٹا جس سمت وہ ذی		۳۸	تشریح و تحقیق	۳۸
	شان گیا		۳۹	وہ جہنم میں گیا جو ان سے	۳۹
۱۸	تشریح و تحقیق			مستغنی ہوا	
۱۹	بحث دوم	۱۴	۴۰	حاکم و مختار نبی اکرم ﷺ نے	۴۰
۲۰	اختیارات نبویہ کا ثبوت			نشر کی ہر شئی کو حرام فرمادیا	
	احادیث نبویہ کی روشنی میں		۴۱	حرکت زبان اور قانون	۴۱
۲۱	اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا			رحمن	
	کو عدت و قات کا سوگ		۴۲	ملک سخن کی شاعی تم کو رضا	۴۲
	معاف فرمادیا			مسلم	
۲۲	ایک شخص نے صرف دو نمازیں		۴۳	دعوت فکر	۴۳
	پڑھنے کی شرط پر اسلام قبول کیا		۴۴	زمین کے مالک اللہ اور	۴۴
۲۳	تشریح و تحقیق	۱۵		رسول ﷺ ہیں	
۲۴	واہ جو دو کرم ہے شاہ بطحا تیرا		۴۵	بحوالہ بخاری شریف	۴۵
۲۵	امت پر مساوات کو فرض		۴۶	مالک کو نہیں ہیں گو پاس	۴۶
	کرنے کا اختیار			کچھ رکھتے نہیں	
۲۶	خدا کی رضا چاہتے ہیں وہ عالم		۴۷	احمد مختار ﷺ کا لوگوں کو	۴۷
۲۷	حرام کی دو قسمیں ایک اللہ کا			غنی کرتا	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۴۸	ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا	۴		جائے گا	
۴۹	نبی مختار ﷺ دنیا و آخرت	۵۷	۲۲	تشریح و تحقیق	
	میں کارساز ہیں	۵۸		ابو بکر و عمر عثمان و حیدر جس	
۵۰	نور کے چشمے لہرائیں دریا	۱۹		کے بلبل ہیں	
	بہیں	۵۹		تشریح و تحقیق	
۵۱	حضرت ربیعہ بن کعب	۶۰	۲۳	سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ	
	اسلمی رضی اللہ عنہ			کہوں تجھے	
۵۲	دنیا و آخرت کی تمام نعمتیں نبی	۲۰	۶۱	ایک صاحب کو جوانی میں ایک	
	مختار ﷺ کے اختیار میں ہیں			بی بی کا دودھ پینے کی اجازت	
	جسے جو چاہیں عطا فرمائیں			دے دی اور اس سے حرمت	
۵۳	کل جہاں ملک اور جوگی			رضاعت ثابت فرمادی	
	روٹی غذا	۶۲		تشریح و تحقیق	
۵۴	قیامت میں تمام اختیارات	۶۳	۲۴	میں اک محتاج بے وقعت	
	نبی مختار ﷺ کو عطا کئے گئے			گدا تیرے	
	ہیں	۶۴		دو صاحبوں کو ریشمی کپڑے	
۵۵	ہشت خلد آئیں وہاں	۲۱		پہننے کی اجازت دیدی	
	کسب لطافت کو رضا	۶۵		نہ ہو مایوس آتی ہے صدا گور	
۵۶	جنت و دوزخ کے داخلہ کا			غریباں سے	
	انتیاء خلفائے راشدین کو دیا	۶۶	۲۵	حضرت مولیٰ علی کرم اللہ	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	وجہ کو بحالت جنابت مسجد	۷۴		جس کے گھیرے میں ہیں	
	میں رہتا مباح فرمایا			انبیاء و ملک	
۶۷	اصالت کل، امامت کل	۷۵		عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بغیر	
	سیادت کل امارت کل			حاضری جہاد کے مال	
۶۸	حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی			غنیمت عطا فرمایا	
	اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اللہ	۷۶		خلق کے حاکم ہو تم رزق کے	
	تیرے دنیا کے کام بنادے تیری			قاسم ہو تم	
	آخر خود مرے ذمہ ہے	۷۷		تشریح و تحقیق	
۶۹	سرعرش پر ہے تری گزردل	۷۸		سراقہ رضی اللہ کو سونے کے	
	فرش پر ہے تری نظر			کنگن حضور علیہ السلام کی	
۷۰	براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو	۲۶		اجازت سے پہنائے گئے	
	سونے کی انگوٹھی پہننی جائز	۷۹	۳۰	وہ وہ جن کی ہر بات وحی خدا	
	فرمادی	۸۰		معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو	
۷۱	جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ	۲۷		اپنی رعیت سے تحائف لینا	
	گیا			حلال فرمایا	
۷۲	مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو اپنا	۸۱		دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ	
	نام اور کنیت جمع کرنے کی			قطرہ تیرا	
	اجازت فرمادی	۸۲		ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ	
۷۳	تشریح و تحقیق	۲۸		عنہا کے لئے عصر کے بعد دو	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	رکعت نفل جائز فرمادیے	۹۲		حضور علی السلام کا فرمان اگر مجھے امت کی مشقت کا ڈرنہ ہوتا تو عشاء کی نماز کو دیر سے پڑھنے کا حکم فرمادیتا	
۸۳	اسی سرکار سے دنیا و دین ملے ہیں مسائل کو تشریح و تحقیق	۳۱		تشریح و تحقیق	
۸۴	ایک صاحب کو مختار رحمہ اللہ	۳۲		تم ہو جو اودو کریم تم ہو رؤف و رحیم	۹۳
۸۵	نے بیچ میں نقصان کی صورت میں چیز واپس کرنے کا اختیار فرمادیا	۳۳		ابو بردہ کے لئے ششماہی	۹۴
۸۶	تشریح و تحقیق			بکری کی قربانی جائز فرمادی	۳۵
۸۷	میں حاکم برایا تمہیں قاسم عطایا			خلق تمہاری جیل خلق تمہارا جلیل	
۸۸	احکام شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سپرد میں جو چاہیں اپنی طرف سے حکم فرمادیں وہی شریعت ہے			نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت سورج چاند اور تمام آسمانوں اور زمین کی بادشاہی پر جاری ہے	۹۵
۸۹	بخاری شریف اور مسلم شریف میں ہے	۳۳		عرش حق ہے مسند رفعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی	۹۶
۹۰	تشریح و تحقیق			حضور نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی	۹۷
۹۱	ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی			و سلم کا گہوارے میں چاند	۹۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	سے باتیں کرنا اور چاند کا آپ کی انگلی مبارک کے اشارے سے حرکت کرنا			سر عرش پر ہے تری گذر دل فرش پر تری نظر	۱۰۰
	خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دو مردوں کے برابر فرمادیا	۱۰۹		ام عطیہ کو ایک جگہ نوہ کرنے کی رخصت بخش دی	۱۰۱
	ان کا منگتا پاؤں سے ٹھکرا دے وہ دنیا کا تاج	۱۱۰		ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں	۱۰۲
	تشریح و تحقیق	۱۱۱		نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی عطا سے اللہ کے قیدی کی سزا بدل دی	۱۰۳
	ایک صحابی کے لئے روزہ کا کفارہ خود ہی کھا لینا جائز قرار دے دیا	۱۱۲		تشریح و تحقیق	۱۰۴
	وا کیا جو دو کرم ہے شہ بطحا تیرا	۱۱۳		جب آگنی جوش رحمت پہ ان کی آنکھیں	۱۰۵
	تشریح و تحقیق	۱۱۴		اندھیری قبریں نبی مختار رحمہ اللہ نے روشن فرمادیں	۱۰۶
	نتیجہ حدیث	۱۱۵		تشریح و تحقیق	۱۰۷
	حضور ﷺ دنیا اور آخرت میں تمام مسلمانوں کے مددگار ہیں	۱۱۶		اس گلی کا گداہوں میں جس میں مہر کی جگہ سورہ قرآن	۱۰۸

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	سکھانے کی رعایت			اپنے ذمہ لے لیا	
۱۲۰	تشریح و تحقیق	۴۲	۱۳۰	تشریح و تحقیق	
۱۲۱	آپ سلطان جہاں ہم بنوا		۱۳۱	وہ کنز نہاں یہ نور فشاں وہ کن	
۱۲۲	وہی اب ہے جس نے تجھ کو			سے عیاں یہ بزم فکاں	
	ہم تن کرم بنایا		۱۳۲	نبی اکرم ﷺ نے ہر نیک بندے	۴۵
۱۲۳	نبی اکرم ﷺ نے جنت کا			کیلے جنت کی ضمانت فرمائی	
	چشمہ حضرت عثمان غنی رضی		۱۳۳	تشریح و تحقیق	
	اللہ عنہ کے ہاتھ بیچ ڈالا		۱۳۴	جناں میں چمن، چمن میں سمن	
۱۲۴	تشریح و تحقیق	۴۳		سمن میں پھبن، پھبن میں دلہن	
۱۲۵	تجھ سے اور جنت سے کیا		۱۳۵	ہفتہ کو علی الصبح کسی حاجت کی	
	مطلب وہابی دور ہو			تلاش میں جائے نبی اکرم	
۱۲۶	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے			ﷺ اس کی حاجت روائی	
	جنت عثمان غنی رضی اللہ عنہ			کے ذمہ دار ہیں	
	کے ہاتھ بیچ ڈالی		۱۳۶	تشریح و تحقیق	۴۶
۱۲۷	تشریح و تحقیق	۴۴	۱۳۷	تم ہو جو ادو کریم تم ہو رؤف و	
۱۲۸	کچھ خبر بھی ہے فقیر و آج وہ			رحیم	
	دن ہے کہ وہ		۱۳۸	زمین کے تمام خزانوں کی	
۱۲۹	نبی اکرم ﷺ نے حضرت			چابیاں حضور علیہ السلام کے	
	طلحہ رضی اللہ عنہ کو جنت دینا			ہاتھوں میں	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۳۹	تشریح و تحقیق		۱۴۹	مکرین کی دلیل کا جواب	
۱۴۰	میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو		۱۵۰	پہلی بحث	
	مالک کے حبیب		۱۵۱	دوسری بحث	۵۰
۱۴۱	بحث سوئم	۴۷	۱۵۲	تیسری بحث	
۱۴۲	نبی مختار کو مالک و مختار کہنا		۱۵۳	چوتھی بحث	
	شرک نہیں ہے		۱۵۴	خلاصہ جواب	
۱۴۳	مکرین کی دلیل		۱۵۵	وہابیوں کی بددیانتی	۵۱
۱۴۴	شرک کا لغوی معنی		۱۵۶	دعوت فکر	
۱۴۵	شرک کا شرعی معنی	۴۸	۱۵۷	لفظ مالک و مختار کی تحقیق	
۱۴۶	اقسام شرک	۴۹	۱۵۸	مقدمہ اولی	
۱۴۷	اللہ کی ذات میں شرک		۱۵۹	مقدمہ ثانیہ	۵۲
۱۴۸	اللہ کی صفات میں شرک		۱۶۰	وہابیہ اور وہابیت کی عبادات کفریہ	۵۳

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب : خالق کل نے آپ کو مالک کل بنادیا
مؤلف : مفتی غلام محمد بن محمد انور شرچوری ہندیا لوی
طبع اول : ۲۰۰۰ء
تعداد : ۱۱۰۰

ملنے کے پتے

سنی کتب خانہ - دربار مارکیٹ لاہور
مسلم کتاب دہی - دربار مارکیٹ لاہور
مکتبہ قاریہ - دربار مارکیٹ لاہور
مکتبہ نبویہ - سچ بخش روڈ لاہور
مدینہ مسجد - اللہ بخش روڈ کرم پارک مہری شاہ لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مالک کل اور مختار کل کہنا جائز ہے یا کہ نہیں اگر جائز ہے تو قرآن و سنت کے دلائل کی روشنی میں وضاحت فرمائیں نیز دیوبندی اور وہابی یہ کہتے ہیں کہ مالک اور مختار تو ایک ہی ذات ہے لہذا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مالک کل اور مختار کل کہنا شرک ہے۔ ہم اس مسئلہ کی وضاحت چاہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کو مالک و مختار کہنا شرک ہے یا کہ نہیں اگر شرک نہیں ہے تو اس عقیدہ کو ایسے مضبوط دلائل سے بیان کیا جائے کہ غیر مقلدین کے عقیدہ کا خبیث درخت جڑ سے ہی کٹ جائے۔ بیوقوفو جروا۔

المستفتی قاری ظلیل احمد

بن غلام محمد بن محمد

انور جامعہ نبویہ

ناظر کالونی شرق پور روڈ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الجواب بعون الوهاب

نحمد الله على ما اعطانا رسوله المختار ونصلى ونسلم على دافع
البلاء والوباء والقحط والمرض والالام سيدنا ومولانا وقاسمنا وناهدنا
وآمرنا وناصرنا وشافعنا ومالكنا وماؤنا محمد صلى الله عليه وسلم
رحمة للعالمين ومالك الارض ورقاب الأمم وعلى اله وصحبه
اجمعين اما بعد قال الفقير غلام محمد المحمدي السني الحنفي
النقشبندی المجددی الشرقپوری البندیالوی الفتووالوی۔

مختصر جواب تین بحثوں میں ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

پہلی بحث

اختیارات نبوی کا ثبوت قرآنی آیات کی روشنی میں

دوسری بحث

اختیارات نبوی کا ثبوت احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں

تیسری بحث

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مالک و مختار کہنا شرک نہیں ہے۔

پیش لفظ

اللہ جل جلالہ حکیم ہے اس کے ہر کام میں حکمت ہوا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہاتھوں کو پیدا فرمایا ان کو کسی چیز سے ڈھانپنا نہیں ہے کیونکہ یہ ہاتھ ہر آدمی کو نظر آ رہے ہیں اسی طرح پاؤں کا حال ہے ان کو بھی کسی چیز سے ڈھانپنا نہیں گیا اسی طرح اور اعضاء کا حال ہے مگر زبان ایک ایسا گوشت کا ٹکڑا ہے اس کو ایک خیمہ میں محفوظ کر کے پھر بھی اسے ایسے نہیں چھوڑا گیا بلکہ ہونٹوں کے دو دروازے لگا کر اس کو جکڑ دیا۔ پھر بھی اسے ایسے نہیں چھوڑا گیا بلکہ اس کی حفاظت کے لئے دانتوں کے سخت ترین سپاہی اس کے سامنے کھڑے کر دیئے۔ آخر کیوں؟ حکمت ضرور ہے۔ اس میں یہ حکمت بھی ممکن ہے کہ اس میں یہ اشارہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کو محفوظ اور مستور رکھ کر گویا کہ یہ بتایا گیا ہے کہ اس نرم و نازک گوشت کے ٹکڑے کو احتیاط سے حرکت دی جائے کیونکہ اس کی حرکت کفر اور ایمان کا سبب بنتی ہے۔ المختصر زبان ایک گوشت کا ٹکڑا ہے اس کی حرکتیں دو قسم کی ہیں۔ ایک حرکت سے انسان کافر ہو جاتا ہے اور دوسری قسم کی حرکت سے انسان مومن ہو جاتا ہے حضور علیہ السلام کی ادنیٰ گستاخی سے عمر بھر کی عبادات اور اعمال صالحہ ضائع ہو جاتے ہیں۔ اگر زبان کی حرکت سے یہ کلمات نکالے جائیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی چیز کے مالک و مختار نہیں اور کسی کو بھی نفع نہیں دے سکتے۔ اس قسم کی ادنیٰ گستاخی سے انسان ایمان سے خارج ہو جائے گا اور مرتد ہو جائے گا المختصر بارگاہ رسالت میں بے ادبی کرنے والوں کے منہ سے ایسی بدبو نکلتی ہے کہ جس کو جانور معلوم کر لیتے ہیں کہ گستاخ کا منہ یہ ہے۔ اس واقعہ سے ایسے لوگوں کو عبرت حاصل ہونی چاہئے جن کی زبانیں اور قلمیں ہر وقت گستاخی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لگی رہتی ہیں۔ مگر ہم ان زبانوں اور قلموں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جو عظمت مصطفویٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ہر وقت تیار رہتی ہیں ایسا قلم جو محبوب خدا کی تعریف میں چلے اور ان کے مالک و مختار ہونے کے بیان میں چلے ایسے علماء کی قلموں کی سیاحت پر اللہ قدوس بھی فخر فرماتا ہے جیسا کہ مجالس سینہ کے صفحہ نمبر ۱۰۹ پر ہے۔

ثبت ید ابی لہب و قتب۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفا پہاڑ پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی ہر طرف سے لوگ آئے اور حضور نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے اپنے صدق و امانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا۔ انی لکم نذیر بین یدی عذاب شدید یعنی میں تمہیں سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں۔ اس پر ابولہب نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ تم تباہ ہو جاؤ کیا تم نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا اس پر سورت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے جواب دیا کہ تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ یعنی وہ خود تباہ ہو جائے اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔ تو ابولہب نے اپنے بیٹوں کو بلا کر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیاں دے دو ورنہ میں تم کو اپنی میراث سے محروم کر دوں گا۔ چنانچہ عتیبہ نے تو بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر معذرت کر کے طلاق دی اور عتبہ نے گستاخی سے طلاق دی۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب نے فرمایا کہ اے اللہ اپنے کسی کتے کو مقرر فرما جو اس کو سزا دے۔ عتبہ یہ سن کر کانپ گیا، آکر ابولہب سے کہا۔ ابولہب بولا۔ اب میرے بیٹے کی خیر نہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بددعا اس کے پیچھے پڑ گئی۔ ہر طرح اس کی نگرانی رکھنے لگا۔ اتفاقاً عتبہ ایک دفعہ تجارتی قافلہ کا سردار ہو کر شام کو گیا ایک جگہ رات پڑ گئی اور قافلہ والے سو گئے تو جھاڑی سے ایک شیر نکلا ہر ایک کا منہ سوگھتا پھر اس کو سوگھ کر چھوڑ دیا مگر عتبہ کا منہ سوگھ کر اس کو پھاڑ ڈالا۔ معلوم ہو گیا کہ بارگاہ مصطفویٰ میں بے ادبی کرنے والوں کے منہ سے ایسی بدبو نکلتی ہے کہ جس کو جانور معلوم کر لیتے ہیں کہ گستاخ کا منہ یہ ہے۔ اس واقعہ سے ایسے لوگوں کو عبرت حاصل ہونی چاہئے جن کی زبانیں اور قلمیں ہر وقت گستاخی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لگی رہتی ہیں۔ مگر ہم ان زبانوں اور قلموں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جو عظمت مصطفویٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ہر وقت تیار رہتی ہیں ایسا قلم جو محبوب خدا کی تعریف میں چلے اور ان کے مالک و مختار ہونے کے بیان میں چلے ایسے علماء کی قلموں کی سیاحت پر اللہ قدوس بھی فخر فرماتا ہے جیسا کہ مجالس سینہ کے صفحہ نمبر ۱۰۹ پر ہے۔

عن ابن عباس انه قال ان الله
يباهي الملائكة بمداد العلماء
كما يباهي بدم الشهيد
(مجالس سید ص ۱۰۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
علماء کی سیاهی سے فرشتوں کے سامنے
فخر فرماتا ہے جیسا کہ شہید کے خون سے
فخر فرماتا ہے۔

اللہ قدوس فقیر کے قلم میں بھی قوت عطا فرمائے۔ جب تک جسم میں جان ہے رسول
عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل بیان کرنے میں چلتا رہے۔
آمین۔ بجاہ نبی الامین۔

بحث اول

نبی مختار ﷺ کے اختیارات کا ثبوت قرآنی آیات سے

۱۔ وما اتکم الرسول فخذوه وما
نہکم عنہ فانتہوا
(سورہ النحر پ ۲۸۔ آیت ۷۔ رکوع ۴)

اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تمہیں عطا فرمائیں اسے لے لو اور
جس سے منع فرمائیں اس سے رک
جاؤ۔

تشریح و تحقیق

اس آیت مبارکہ سے مسئلہ معلوم ہو گیا کہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہر
امر میں واجب ہے اور آپ کی مخالفت حرام ہے اور احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم شریعت کے
مالک اور مختار ہیں۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروغ میں
اسل الاصول ہندگی اس تاجور کی ہے

۲۔ یا ایہا الذین امنوا استجبوا للہ
واللرسل اذا دعاکم۔
(سورہ انفال پ ۹۔ رکوع ۱۰۔ آیت ۲۲)

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے
بلانے پر فوراً حاضر ہو جاؤ جب رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کو بلائیں۔

تشریح و تحقیق

اس آیت مبارکہ سے مسئلہ واضح ہو گیا کہ حضور علیہ السلام جب بلائیں تو تمہیں ہر حالت
میں بارگاہ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو جانا ضروری ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا بلانا اللہ ہی کا بلانا ہے۔ نیز ہمارا حاضر ہو جانا اس لئے ضروری ہے کہ ہم حضور
علیہ السلام کے غلام اور عبد ہیں اور نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے مالک ہیں۔ اسی لئے تو
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے محبوب کے بلانے پر فوراً حاضر ہو جایا کرو۔ جیسا کہ بخاری شریف
میں سعید بن معلی سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا مجھے رسول سنی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے بلایا۔ میں نے جواب نہ دیا۔ پھر میں نے بارگاہ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نماز نماز پڑھ رہا تھا۔ نبی مختار صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے
بلانے پر حاضر ہو جایا کرو۔ اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں مسئلہ معلوم ہو گیا کہ حضور علیہ السلام
کا مطلب یہ تھا کہ جس حالت میں بھی تم ہو (اگرچہ نماز میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے بلانے پر حاضر ہو جایا کرو۔

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

۳۔ یا مہم بالمعروف وبنہم عن
المنکر ویحل لہم الطیب ویحرم
علیہم الخبث و یضع عنہم
اصرہم والا غلال التي کانت

رسول اللہ ﷺ انہیں بھلائی کا حکم
فرمائیں گے اور انہیں برائی سے منع
فرمائیں گے اور ان کے لئے پاک اور
ستھری چیزوں کو حلال فرمائیں گے اور

علیہم

پلید اور گندی اور ناپاک چیزوں کو ان پر

(سورہ اعراف پ ۹۔ رکوع ۹۔ آیت ۱۵۷)

حرام فرمائیں گے اور ان سے بوجھ اور

جو گلے کے پھندے جو ان پر تھے

اتاریں گے۔

تشریح و تحقیق

اس آیت کا ہر جملہ حضور علی السلام کے مالک و مختار ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ پہلے جملہ میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو آمر اور حاکم فرمایا اور دوسرے جملے میں ناہمی اور منع کرنے والا فرمایا اور تیسرے جملہ میں مٹل اور حلال کرنے والا فرمایا اور چوتھے جملہ میں محرم اور حرام کرنے والا فرمایا اور پانچویں جملہ میں دافع بلیات اور مشکلات آسان کرنے والا فرمایا۔ مذکورہ آیت کے تمام جملوں میں غور فرمانے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کو احکام شریعہ کا مختار کل بنا دیا جو چیز چاہیں حرام یا حلال فرمائیں۔

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے

باغ ظلیل کا گل زیبا کہوں تجھے

۳۔ و مانقموا الا ان اغنهم الله و اور انہیں صرف یہی برا لگا کہ اللہ اور اس

رسولہ من فضلم کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی

(سورہ توبہ پ ۱۰۔ رکوع ۱۶۔ آیت ۷۲) کر دیا۔

تشریح و تحقیق

تشریح: اس آیت میں اللہ نے یہ فرمایا ہے کہ میرے حبیب مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی لوگوں کو غنی کرتے ہیں اور مالدار فرماتے ہیں اور غنی دوسرے کو وہی کر سکتا ہے جو خود بھی غنی ہو اور دوسرے کو غنی اور مالدار کرنے کا اختیار بھی رکھتا ہو۔ صلی اللہ علی النبی الامی المختار۔

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا

موج بحر ساحت پہ لاکھوں سلام

۵۔ ولوانهم رضوا ما اثمهم الله و اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اسی پر راضی

رسولہ و قالوا حسبنا الله سيؤتينا ہوتے جو اللہ اور رسول نے ان کو دیا

الله من فضله و رسولہ انا الى الله اور کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے اب

ہمیں دے گا اللہ اور اس کا رسول

(سورہ توبہ پ ۱۰۔ رکوع ۱۳۔ آیت ۵۹) اپنے فضل سے ہمیں اللہ تعالیٰ کی

طرف رغبت ہے۔

تشریح و تحقیق

اس آیت مبارکہ میں دو جملوں میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے حبیب بھی مخلوق کو دیتے ہیں اور دے چکے بھی ہیں۔ آیت مبارکہ میں تو معلوم ہو گیا دینے والا اللہ بھی ہے اور اس کا رسول بھی ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ کن کو دیتے ہیں مگر یہ ذکر نہیں کیا گیا کہ کیا دیتے ہیں تو یہاں ایک قاعدہ کی روشنی میں مسئلہ واضح ہو گیا اور قاعدہ یہ ہے کہ مفعول کو ذکر (یعنی یہاں جو چیز دینی ہے ذکر نہیں ہوئی) نہ کیا جائے تو پھر اس سے مراد عام ہوتا ہے یعنی عام یہ ہے کہ اللہ بھی ہر چیز عطا کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہر چیز عطا کرتے ہیں۔

کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے

بتاؤ اے مفلو! کہ پھر کیوں تمہارا دل اضطراب میں ہے

۶۔ وما كان لمومن ولا مومنة اذا نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو یہ

قبضی الله و رسول امرا ان یکون حق ہے کہ جب اللہ اور اس کے رسول

لهم الخيرة من امرهم کچھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ کا

(سورہ احزاب پارہ ۲۲۔ رکوع ۲۔ آیت ۲۶) کچھ اختیار ہو۔

تشریح و تحقیق

یہ آیت مبارکہ نہ نب بنت جحش اور ان کے بھائی عبداللہ ابن جحش اور ان کی والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب کے حق میں نازل ہوئی۔ امیمہ حضور سید عالم ﷺ کی پھوپھی تھیں واقعہ یہ تھا کہ زید بن حارثہ جن کو رسول اللہ ﷺ نے آزاد کیا تھا اور وہ حضور علیہ السلام ہی کی خدمت میں رہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے نکاح کا پیغام حضرت زینب بنت جحش کو دیا۔ حضرت زینب بنت جحش خاندان قریش کی بڑی عزت والی بی بی تھیں اور حضرت زید رضی اللہ عنہ قریشی نہ تھے لہذا حضرت زینب اور ان کے بھائی رضی اللہ عنہما اس بات پر راضی نہ ہوئے کیونکہ نکاح میں کفو کا خیال رکھا جاتا ہے اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی اس آیت کے نزول کے بعد سب کو راضی ہونا پڑا اور نکاح ہو گیا۔ اس حدیث مبارکہ نے مسئلہ کو واضح کر دیا کہ حضور علیہ السلام ہر مسلمان کی جان، مال اور اولاد کے مالک اور مختار کل ہیں اور ایسے مالک و مختار میں رسول اللہ ﷺ کے اختیار اور حکم کے سامنے کسی کو اپنی جان، مال اور اولاد کا کوئی اختیار نہیں رہتا۔

حضور علیہ السلام کے حکم کے بعد اختیار کی حیثیت

مسئلہ یہ ہے کہ بالغہ عورت کو اپنے نکاح کا اختیار ہے جہاں چاہے کر سکتی ہے مگر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے بعد اختیار کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی اور بالغہ عورت کا اختیار ختم ہو جاتا ہے۔

مسلمان مرد حضور ﷺ کے غلام اور عورتیں لونڈیاں ہیں

حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا ہر مسلمان مرد ہو یا عورت، بادشاہ ہو یا فقیر سب حضور کے غلام اور لونڈیاں اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کے مولا اور آقا ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ مولا کو اختیار ہوا کرتا ہے کہ جہاں چاہے لونڈی کا نکاح کر دے۔

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے

چنین و چنان تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

۷۔ ولسوف یعطیک ربک (اے نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
فترضی
(سورہ الفتحی - پ ۳۰ - رکوع ۱۸ - آیت ۵)
آپ کو آپ کا رب اتنا عطا کرے گا کہ
آپ راضی ہو جائیں گے۔

تشریح و تحقیق

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا اللہ تعالیٰ نے نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب کچھ عطا فرمائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں یہ بھی بخوبی معلوم ہو گیا کہ عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اور جس کو عطا کیا جا رہا ہے وہ حبیب اللہ ہیں مگر جو چیز عطا کی جائے گی اس کا ذکر نہیں کیا گیا۔ علم معانی کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر مفعول (مثلاً یہاں جو چیز عطا کی جائے گی اس کا ذکر نہیں کیا گیا) کو ذکر نہ کیا اور حذف کر دیا جائے تو یہ ذکر نہ کرنا اس لئے ہوتا ہے کہ اس سے مراد ہر چیز ہوتی ہے جیسا کہ مختصر المعانی کی اس عبارت سے خوب واضح ہو رہا ہے کہ واما للتعمیم فی المفعول مع الاختصار صاحب تلخیص المفتاح نے مفعول کے حذف کرنے کی کئی وجوہ بیان فرمائیں ان میں ایک یہ ہے کہ کبھی مفعول کو حذف اس لئے کیا جاتا ہے کہ جب مراد عام لی جائے اور ہر چیز مقصود ہو جیسا کہ آپ راضی ہو جائیں گے اور جو چیز عطا کرنی ہے اس کا ذکر نہیں کیا جس سے مسئلہ واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو ہر چیز عطا کرتا ہے اور عطا کرتا رہے گا۔ آیت مبارکہ میں عطی کا ذکر ہے اور یہ مضارع کا صیغہ ہے جس میں حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جاتے ہیں یعنی اب بھی اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور مستقبل میں بھی عطا فرماتا رہے گا۔ اللہ کی عطائیں محبوب پر پہلے سے بھی بڑھتی جا رہی ہیں جیسے جیسے متکون کی تعداد بڑھتی جاتی ہے نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطائیں بھی بڑھی جا رہی ہیں۔

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا

تارے کھلتے ہیں سٹا کے وہ ہے ذرہ تیرا

۸۔ ووجدک عائلاً فاغنی
(سورہ الضحیٰ پ ۳۰۔ رکوع ۱۸۔ آیت ۸)
اللہ تعالیٰ نے آپ کو (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حاجت مند پایا پس آپ کو غنی کر دیا۔

تشریح و تحقیق

آیت کریمہ سے نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مختار کل ہونا سورج کی طرح روشن اور واضح ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاجت مند پایا یعنی محبوب خدا ہر چیز میں اللہ کی طرف محتاج ہیں تو اللہ قدوس نے محبوب کو ہر چیز میں غنی کر دیا۔ یہاں اغنی فرمایا گیا ہے جو ماضی کا صیغہ ہے معنی یہ ہوا کہ اللہ قدوس اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غنی کر چکا ہے آگے یہاں بھی ذکر نہیں کیا گیا کہ کس چیز میں غنی کیا ہے جس سے معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دولت، علم، حلم، خلق، جنت اور شریعت دے کر غنی کر دیا۔ قرآن حکیم میں غنی کرنے کا تو ذکر کیا گیا ہے مگر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غنی کرنے کے بعد ہر چیز اپنے محبوب سے واپس لے لی ہو اور اس واپس لینے کا ذکر قرآن اور حدیث میں کہیں بھی نہیں آیا لہذا معلوم ہوا کہ سید عالم قیامت تک اور قیامت کے بعد جنت میں بھی غنی ہیں اور ہر چیز اپنی امت کو عطا فرما رہے اور فرماتے رہیں گے۔

باغ فردوس کو جاتے ہیں ہزاران عرب

ہائے صحرائے عرب ہائے بیان عرب

سوال: حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے عائلاً فرمایا یعنی حاجت مند فرمایا اور جو

خود نبی حاجت مند اور محتاج ہے وہ دوسرے کے لئے کیا اختیار رکھتا ہے۔

جواب: حضور علیہ السلام اللہ کی طرف حاجت چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں

اور کسی غیر کے محتاج نہیں لہذا یہ ہمارے دعویٰ کے خلاف نہیں ہے ہمارا دعویٰ بھی یہی ہے کہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر چیز اللہ تعالیٰ سے لیتے ہیں اور مخلوق میں تقسیم کرتے ہیں۔

۹۔ انا اعطینک الکثیر
(سورہ الکوثر۔ پ ۳۰۔ رکوع ۳۳۔ آیت ۱)
اے نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے آپ کو بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں (کنز الایمان)

تشریح و تحقیق

اس آیت مبارک میں دو لفظ قابل وضاحت ہیں ایک تو کوثر دوسرا اعطینا۔ کوثر بہت سی چیزیں مراد لی جاسکتی ہیں۔ ۱۔ حوض کوثر۔ ۲۔ بہت بھلائی۔ ۳۔ بہت امت۔ ۴۔ مقام محمود۔ ۵۔ شفاعت کبریٰ۔ ۶۔ بہت سے معجزات۔ ۷۔ دنیاوی غلبہ۔ ۸۔ ملکوں کی فتوحات۔ ۹۔ ساری مخلوق پر بزرگی۔ ۱۰۔ عالم کثرت یعنی اللہ کے سوا تمام مخلوقات جو بھی مراد لیا جائے صحیح ہے۔ خلاصہ بحث یہ ہوا کہ خالق کل نے اپنے حبیب کو مالک کل بنا دیا اور دوسرا اعطینا جو زمانہ ماضی پر دلالت کرتا ہے جس کا معنی یہ ہوا کہ نبی مختار کو ہر چیز عطا ہو چکی ہے اور ملک اور قبضہ بھی ثابت ہو چکا ہے۔

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا

دریا بہا دیئے ہیں در بے بہا دیئے ہیں

۱۰۔ خذ من اموالہم صدقۃ
تطہرہم و تزکیہم بہا وصل
علیہم ان صلوتک سکن لہم
(سورہ توبہ پ ۱۱۔ رکوع ۲۔ آیت ۱۰۳)
اے نبی مختار توبہ کرنے والوں کے مالوں سے صدقہ لے لیں آپ انہیں پاک اور ستھرا کر دیں گناہوں سے صدقہ کے سبب اور آپ دعا رحمت کریں ان کے حق میں بے شک آپ کی دعا ان کے دلوں کا چین ہے۔

تشریح و تحقیق

اس آیت میں حضور علیہ السلام کو یہ حکم ہو رہا ہے کہ آپ انہیں گناہوں سے پاک اور صاف ستھرا فرمائیں اور ان کے لئے دعا خیر فرمائیں الغرض پاک کرنا، ستھرا کرنا اور دعا اور سفارش کرنا بغیر اختیار کے نہیں ہو سکتا لہذا معلوم ہوا کہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا مختار بنا دیا۔

نعمتیں باغثا جس سمت وہ ذی شاں گیا
ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا

۱۱۔ هو الذی بعث فی الامیین رسولاً منهم یتلوا علیہم ایۃہ ویزکیہم و یعلمہم الکتب والحکمۃ الایۃ (سورہ جمعہ پ ۲۸۔ رکوع ۱۱۔ آیت ۲)

وہی اللہ ہے جس نے ان پڑھوں میں انہیں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں۔

تشریح و تحقیق

اس آیت مبارکہ سے حضور علیہ السلام کا اختیار ثابت ہونا پوشیدہ نہیں کہ آپ قیامت تک امت کو پاک کرتے رہیں گے اور علم عطا فرماتے رہیں گے۔

بحث دوم

اختیارات نبویہ ﷺ کا ثبوت احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں

اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو عدت و فوات کا سوگ معاف فرمادیا

طبقات ابن سعد میں حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ان کے شوہر اول جعفر طیار رضی اللہ عنہ شہید ہوئے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ تسلبنی ثلاثائم اصنعی ماشئت یعنی تین دن ہارسنگار سے الگ رہو پھر جو چاہو کرو۔ یہاں حضور نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اس حکم سے استثناء فرمادیا کہ عورت کو شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ واجب ہے مگر نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو یہ معاف فرمادیا۔

ایک شخص نے صرف دو نمازیں پڑھنے کی شرط پر اسلام قبول کیا

حدیثنا محمد بن جعفر ثنا عن قتادة عن نصر بن عاصم عن رجل منهم رضی اللہ عنہ انہ اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاسلم علی انہ لا یصلی الا صلاتین و قبل ذالک منهم (مسند امام احمد)

یعنی ایک صاحب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر اس شرط پر اسلام لائے کہ صرف دو ہی نمازیں پڑھا کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمالیا۔ اس حدیث سے خوب واضح ہو گیا کہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم احکام شریعت کے اللہ تعالیٰ کی عطا سے مختار کل ہیں۔ حبیب مختار اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطاؤں اور آپ کے ابر رحمت کی بارشیں امت مصطفویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دنیا، قبر، حشر اور جنت میں ہمیشہ برستی رہیں گی۔

تشریح و تحقیق

ہر مسلمان عاقل بالغ پر پانچ نمازیں فرض ہیں۔ پانچ میں سے کم نہیں کر سکتا۔ جو پانچوں میں سے ایک بھی کم کرے گا وہ شریعت کے خلاف کرے گا پانچ میں سے کوئی ایک بھی کم نہیں کر سکتا مگر مالک و مختار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اسلام قبول کرنے والا شخص آیا اور آ کر عرض کیا کہ میں صرف دو ہی نماز پڑھا کروں گا۔ حضور نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ پانچ نمازیں فرض ہیں ان سے کی نہیں ہو سکتی بلکہ مالک مختار کل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں تو دو ہی پڑھ لیا کر۔ اب قارئین کی خدمت میں دعوت انصاف ہے کہ نبی مختار کے مختار کل ہونے کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے۔

واہ جود و کرم ہے شاہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگتے والا تیرا

امت پر مسواک کو فرض کرنے کا اختیار

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

لولا ان اشد علی امتی لا مرتهم
بالسواک عند کل صلوۃ۔
(مالک۔ احمد۔ بخاری۔ مسلم۔ نسائی۔ ابن ماجہ)
اگر مجھے اپنی امت پر مشقت اور دشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ان پر فرض فرما دیتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کریں۔ علماء فرماتے ہیں یہ حدیث متواتر ہے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

حرام کی دو قسمیں ہیں ایک اللہ کا حرام دوسرا
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا، دونوں حرام برابر ہیں

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔
ان الله و رسوله حرم بيع الخمر
والميتة و الخنزير و الاصنام۔
بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے حرام کر دیا شراب، مردار، سور اور بتوں کا پوجنا۔
(بخاری و مسلم)

تشریح و تحقیق

اس حدیث شریف سے حرام کی دو قسمیں معلوم ہوئی ہیں۔ ایک وہ ہے جس کو اللہ نے حرام فرمایا ہے اور دوسرا وہ ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام فرمایا۔
وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے ظلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ ﷺ کی

حاکم و مختار نبی اکرم ﷺ نے نشہ کی ہر شے کو حرام فرما دیا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔
لا تشرب مسکرا فانی حرمت کل
نشہ کی کوئی چیز نہ پی کہ بیشک نشہ کی ہر
شے میں نے حرام کر دی ہے۔
مسکر (نسائی شریف)

حرکت زبان اور قانون رحمٰن

حضرت مقدم بن مدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں سن لو مجھے قرآن کے ساتھ اس کا مثل ملا یعنی حدیث شریف۔ دیکھو کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر بیٹھا (تکبر سے) یہ نہ کہے کہ یہی قرآن لئے رہو جو اس قرآن میں حلال ہے اسے حلال جانو جو اس میں حرام ہے اسے حرام مانو (یعنی قرآن کے علاوہ نہ کوئی

چیز حرام مانو نہ حلال)

وان ما حرم رسول الله مثل ما حرم
 جو کچھ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 حرام کیا وہ بھی اسی کی مثل ہے جسے اللہ تعالیٰ
 نے حرام کیا۔ (احمد۔ دارمی۔ ابوداؤد۔
 ترمذی۔ ابن ماجہ)

تشریح و تحقیق

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
 جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں
 دعوت فکر: اس حدیث شریف نے تمام مسائل حل فرمادیئے کہ اللہ قدوس نے
 اپنے حبیب مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شریعت کا مالک و مختار بنا دیا۔ جو لوگ حضور نبی اکرم
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیارات کو نہیں مانتے، انہیں اس حدیث شریف سے سبق حاصل
 کرنا چاہئے۔

زمین کے مالک اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم فرماتے ہیں۔

موتان الارض لله و رسولہ
 جو زمین کسی کی ملک نہیں وہ اللہ اور اللہ
 کے رسول کی ہے۔ (البیہقی)

بحوالہ بخاری شریف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 فرماتے ہیں۔

اعلموا ان الارض لله و لرسوله
 جان لو کہ زمین کے مالک اللہ اور اس
 کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔
 (بخاری باب الجہاد)

مالک کو نہیں ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
 دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لوگوں کو غنی کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے جب ابن جمیل نے زکوٰۃ دینے
 میں کمی کی تو سید عالم معنی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ما ينقم ابن جميل الا انه كان فقيرا
 ابن جمیل کو کیا برا لگا صرف یہی کیا کہ وہ
 محتاج تھا اللہ اور اس کے رسول نے
 اسے غنی کر دیا۔ حضور علیہ السلام لوگوں کو
 غنی کر دیتے ہیں۔

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
 موج بحر ساحت پہ لاکھوں سلام

نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا و آخرت میں کار ساز ہیں

جب سیدنا حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی حضور نبی مختار صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم ان کے یہاں تشریف لے گئے اور ان کے یتیم بچوں کو یاد فرمایا۔ وہ حاضر ہوئے۔
 حضرت عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ اسے بیان کر کے فرماتے ہیں۔ فجاءت امنا
 فذكرت يتيمننا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم العيلة تخافين
 عليهم وانا وليهم في الدنيا والاخرة۔ (احمد۔ طبرانی۔ ابن عساکر)

میری ماں حاضر ہو کر حضور پناہ بیساں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہماری یتیمی کی

شکایت کی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا ان پر محتاجی کا خوف کرتی ہو حالانکہ میں ان کا ولی و کار ساز ہوں دنیا و آخرت میں۔

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

حضرت ربیعہ بن کعب السلمی رضی اللہ عنہ
کا نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت مانگنا
سیدنا ربیعہ بن کعب السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قال كنت ابیت مع رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم فاتیته بوضوئه
و حاجته فقال لی سل (ولفظ
الطبرانی فقال یومایا ربیعة سلنی فا
عطیک رجعنا الی لفظ مسلم)
قال قلت اسئلك مرافقتک فی
الجنة فقال او غیر ذلک قلت هو
ذاک قال فاعنی علی نفسک
بکثرة السجود۔
(صحیح مسلم شریف۔ سنن ابی داؤد۔
وسنن ابن ماجہ۔ معجم کبیر طبرانی)

حضرت سیدنا ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ میں حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پاس رات کو حاضر
رہتا۔ ایک رات حضور علیہ السلام کے
لئے وضو کا پانی اور چیزیں ضروریات کی
لایا (رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بحر
رحمت جوش میں آیا) ارشاد فرمایا مانگ کیا
مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں میں نے
عرض کی میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ
جنت میں اپنی سنگت اور رفاقت عطا
فرمائیں۔ فرمایا کچھ اور۔ میں نے عرض
کیا مجھے یہی کافی ہے۔ سید عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو میری مدد کر اپنے
نفس پر بجدوں کے زیادہ کرنے سے۔

دنیا و آخرت کی تمام نعمتیں نبی مختار ﷺ کے
اختیار میں ہیں جسے جو چاہیں عطا فرمائیں

حضور سید عالم نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بغیر کسی قید اور تخصیص کے ارشاد فرمانا۔
”سل“۔ مانگ کیا مانگتا ہے جس سے صاف معلوم ہو گیا کہ حضور علیہ السلام ہر قسم کی حاجت
پوری فرما سکتے ہیں اور دنیا و آخرت کی سب مرادیں حضور کے اختیار میں ہیں اسی لئے تو بغیر
کسی قید کے ارشاد ہوا کہ مانگ کیا مانگتا ہے۔ یعنی جو جی میں آئے مانگو کہ ہماری سرکار میں
سب کچھ ہے اس کی وضاحت کے لئے ہم امام محمد بوسیری قدس سرہ کا ایک شعر نقل کرتے
ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

فان من جودک الدنیا و ضرر تھا۔ ومن علومک علم اللوح و القلم۔
امام بوسیری قدس سرہ بارگاہ مصطفوی میں عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم دنیا و آخرت دونوں حضور کے بحر جود و کرم سے ایک حصہ ہیں اور لوح قلم کے تمام
علوم جن میں ماکان و مایکون (جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے)
ذره ذرہ تفصیل کے ساتھ درج کیا ہے حضور کے علوم سے ایک حصہ ہے۔
کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

قیامت میں تمام اختیارات نبی مختار ﷺ کو عطا کئے گئے ہیں

حافظ ابوسعید عبد الملک بن عثمان کتاب شرف النبوة میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی
اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔
قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب اگلوں پچھلوں کو جمع فرمائے گا اور دو منبر نور کے لاکر عرش کے
دائیں اور بائیں بچھائے جائیں گے ان پر جو شخص چڑھیں گے داہنے والا پکارے گا اے
جماعات مخلوق جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا اور جس نے نہ پہچانا تو میں رضوان دار وند

بہشت ہوں مجھے اللہ عزوجل نے حکم دیا کہ

ان اسلم مفاتيح الجنة الى محمد

وان محمد امرني ان اسلمها الى

ابي بكر و عمر ليدخلا محبيهما

الجنة

جنت کی چابیاں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کو سپرد کر دوں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے حکم دیا کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ

عنہما کو دوں کہ وہ اپنے دوستوں کو

جنت میں داخل کریں۔

پھر بائیں والا پکارے گا اے جماعات مخلوق جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا اور

جس نے نہ پہچانا تو میں مالک داروغہ دوزخ ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ دوزخ کی

کنجیاں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سپرد کر دوں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ

ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو (چابیاں) دوں کہ وہ اپنے دشمنوں کو جہنم میں داخل کریں۔ سنتے ہو

گواہ ہو جاؤ۔

بہشت خلد آئیں وہاں کس لطافت کو رضا

چار دن برسے جہاں ابر بہاران عرب

جنت و دوزخ کے داخلہ کا اختیار خلفائے راشدین کو دیا جائے گا

ابو بکر شافعی نے غیلانیات میں روایت کی۔

قیامت کے دن آواز دی جائے گی

اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں

ہیں پس خلفائے راشدین رضوان اللہ

علیہم اجمعین لائے جائیں گے اللہ تعالیٰ

ان سے فرمائے گا تم جسے چاہو جنت میں

داخل کرو اور جسے چاہو چھوڑ دو۔

ینادی يوم القيامة أين اصحاب

محمد صلى الله تعالى عليه وسلم

فيوتى بالخلفاء رضى الله عنهم

فيقول الله لهم ادخلوا من شنتم

الجنة ودعوا من شنتم

(نسیم الریاض شرح شفاء شریف)

تشریح و تحقیق

اس حدیث مبارک سے غیر مقلدین کے تمام اعتراضات اور شبہات جڑ سے ہی ختم ہو

گئے۔ مثلاً یہ اعتراض کہ قیامت کے دن کوئی شفاعت کرنے والا اور کوئی مددگار نہیں ہوگا۔

اسی طرح غیر اللہ سے مدد مانگنا شرک ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی مالک و مختار نہیں ہے۔

ان سب اعتراضات کا جواب حدیث مذکورہ میں آچکا ہے۔ اللہ تعالیٰ حق سمجھنے والی عقل عطاء

فرمائے۔

ابو بکر و عمر عثمان و حیدر جس کے بلبل ہیں

ترا سرو سخی اس گلبن خوبی کی ڈالی ہے

حضور ﷺ نے چچازاد بہن کو احرام میں شرط لگانا جائز فرما دیا

طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور مختار عالم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم اپنی چچازاد بہن کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا حج کا ارادہ ہے۔ عرض کی یا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تو اپنے آپ کو بیماری پاتی ہوں (یعنی گمان ہے کہ بیماری

کی وجہ سے ارکان ادا نہ کر سکوں پھر احرام سے کیسے باہر آؤں گی) فرمایا اہلی و اشترطی

ان محلی حیث حبستنی۔ احرام باندھ اور نیت حج میں یہ شرط لگا لے کہ الہی جہاں تو

مجھے روکے گا وہیں میں احرام سے باہر ہو جاؤں گی۔ ضباعہ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی چچازاد بہن) نے یہ شرط زیادہ کی اور فرمایا۔ حبست او مروضت فقد حللت من

ذالک بشرطک علی ربک عزوجل۔ اب اگر تم حج سے روکی گئیں یا بیمار پڑیں تو

اس شرط کے سبب جو تم نے اپنے رب عزوجل پر لگائی ہے احرام سے باہر ہو جاؤ گی۔

تشریح و تحقیق

ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں یہ ایک اجازت تھی کہ حضور اقدس صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں عطا فرمادی ورنہ نیت میں اس قسم کی شرط لگانی بالکل معتبر اور مقبول نہیں ہے۔

سرور کہوں کہ مالک و مولی کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے

ایک صاحب کو جوانی میں ایک بی بی کا دودھ پینے کی

اجازت دیدی اور اس سے حرمت رضاعت ثابت فرمادی

صحیح مسلم و سنن نسائی و ابن ماجہ و مسند امام احمد میں زہب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ ابو حذیفہ کی بی بی رضی اللہ عنہا نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلام آزادہ کردہ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ میرے سامنے آتا جاتا ہے اور وہ جوان ہے۔ ابو حذیفہ کو یہ تا گوار ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ارضعہ حتی یدخل علیک تم اسے دودھ پلا دو کہ بے پردہ تمہارے پاس آتا جانا جائز ہو جائے۔ ام المومنین ام سلمہ وغیرہ باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے فرمایا۔ مانوی هذه الا رخصة ارضعها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لسالم خاصة . ہمارا یہی اعتقاد ہے کہ یہ رخصت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص سالم کے لئے فرمادی تھی۔

تشریح و تحقیق

اس حدیث شریف سے حضور علیہ السلام کے مختار کل ہونا واضح طور پر بلاشبہ معلوم ہو گیا حالانکہ مسئلہ فقہ کا تو یہ ہے کہ جوانی میں دودھ پینے سے رشتہ دودھ کا ثابت نہیں ہوتا مگر نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ثابت کر دیا۔ سبحان اللہ حضور علیہ السلام کے اختیارات کا کیا کہنا۔

میں اک محتاج بے وقعت گدا تیرے سب در کا
تری سرکار والا ہے ترا دربار عالی ہے

دو صاحبوں کو ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت دیدی

حدیث صحاح ستہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے۔

ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن
رخص لعبد الرحمن بن عوف العوام رضی اللہ عنہما کے بدن میں خشک
والزبیر فی لبس الحریر لحکة خارش تھی۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ
کانت بهما وآلہ وسلم نے انہیں ریشمی کپڑے پہننے

کی اجازت دے دی۔

نہ ہو مایوس آتی ہے صدا گورِ غریباں سے

نبی امت کا حامی ہے خدا بندوں کا والی ہے

حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو بحالت

جنابت مسجد اقدس میں رہنا مباح فرمایا

ترمذی و ابی یعلیٰ و بیہقی میں ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا۔

یا علی لا یحل لاحد ان یتجنب فی اے علی میرے اور تیرے سوا کسی کو

هذا المسجد غیری و غیرک حلال نہیں کہ اس مسجد میں بحال جنابت

داخل ہو۔

متدرک حاکم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ امیر المومنین عمر فاروق
اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تین باتیں وہ دے دی گئیں کہ ان میں
سے میرے لئے ایک ہوتی تو مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پیاری تھی (سرخ اونٹ عرب کا

پسندیدہ مال ہے) کسی نے کہا۔ یا امیر المؤمنین وہ کیا ہیں۔ فرمایا۔ ۱۔ دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شادی و مسکنہ مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
یحمل لہ ما یحل لہ ۲۔ ان کا مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہنا کہ
انہیں مسجد میں حلال تھا جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حلال تھا یعنی بحالت جنابت
رہنا۔ ۳۔ خیر کے دن کا نشان۔

اصلت کل، امامت کل سیادت کل امارت کل
حکومت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اللہ

تیرے دنیا کے کام بنادے تیری آخرت خود میرے ذمہ ہے
مالک و مختار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
یہاں تشریف فرما تھے۔ دونوں صاحبزادے حسین کریمین رضی اللہ عنہما بھوکے روتے بلکتے
تھے۔ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ وہ کون ہے کہ کچھ ہماری خدمت میں
حاضر کرے اس پر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کھجور اور مکھن کا حلہ اور دو روٹیاں
(ان کے درمیان روغن تھا) لے کر حاضر ہوئے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا۔

کفاک اللہ امر دنیاک واما امر اللہ تعالیٰ تیرے دنیا کے کام درست کر
دے اور تیری آخرت کے معاملہ کا تو
آخر تک فانا لہا ضامن۔

میں ذمہ دار ہوں۔ (زیادات مسند۔

طبرانی۔ دیلمی)

سر عرش پر ہے تری گزر دل فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شئی نہیں وہ جو تجھ پر عیاں نہیں

براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو سونے کی انگٹھی پہننی جائز فرمادی

صحیحین میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نہانا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن خاتم الذهب ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
سونے کی انگٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ باوجود اس کے کہ خود براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سونے کی انگٹھی پہنتے۔ ابن ابی شیبہ نے بسند صحیح ابوالسفر سے روایت کی۔ قال اتیت علی
البراء خاتما من ذهب میں براء رضی اللہ عنہ کو سونے کی انگٹھی پہنے دیکھا وروی نحوه
البغوی فی الجعديات عن شعبۃ عن ابی اسحاق امام احمد مسند میں فرماتے ہیں۔

حدثنا ابو عبد الرحمن ثنا ابو رجاء
محمد بن ملک قال رايت علی
البراء خاتما من ذهب و كان الناس
يقولون له لم تختم بالذهب و
قد نهى عنه النبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم فقال البراء رضی اللہ
عنہ بینا نحن عند رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم و بین یدیه غیمۃ
یقسمہا سبی و خرثی فقال
فقسمہا حتی بقی هذا الخاتم فرفع
طرفہ فنظر الی اصحابہ ثم خفض
ثم رفع طرفہ فنظر الیہم ثم خفض
ثم رفع طرفہ فنظر الیہم قال ای
براء فجنتہ حتی قعدت بین یدیه
یعنی محمد بن مالک نے کہا میں نے براء
رضی اللہ عنہ کو سونے کی انگٹھی پہنے دیکھا
لوگ ان سے کہتے تھے آپ سونے کی
انگٹھی کیوں پہنتے ہیں حالانکہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ نے اس سے ممانعت فرمائی
ہے۔ براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم
حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ حضور
کے سامنے اموال غنیمت غلام و سامان
حاضر تھے، حضور تقسیم فرما رہے تھے۔
سب اونٹ بانٹ چکے یہ انگٹھی باقی رہی
حضور نے نظر مبارک اٹھا کر اپنے
اصحاب کرام کو دیکھا پھر نگاہ اٹھا کر
ملاحظہ فرمایا۔ پھر نگاہ نیچی کر لی پھر نظر

فاخذ الخاتم فقبض على كرسو عی
ثم قال خذ البس ما كسك الله و
رسوله
اٹھا کر دیکھا اور مجھے بلایا۔ اے براء۔
میں حاضر ہو کر حضور کے سامنے بیٹھ گیا۔
سید اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
انگوٹھی لے کر میری کلائی میں تھمائی پھر
فرمایا پہن لے جو کچھ تجھے اللہ اور رسول
پہناتے ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم براء
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تم لوگ کیونکر
مجھے کہتے ہو کہ میں وہ چیز اتار دوں جسے
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ لے پہن جو کچھ اللہ و رسول نے
پہنایا جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم۔

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو اپنا نام اور کنیت جمع کرنے کی اجازت فرمائی
طبقات ابن سعد میں منذر ثوری سے روایت ہے کہ امیر المومنین علی و حضرت طلحہ رضی
اللہ عنہما میں کچھ گفتگو ہوئی۔ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے اپنے بیٹے (محمد بن حنفیہ ابو
القاسم) کا نام بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک رکھا اور کنیت بھی حضور کی کنیت
حالانکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے جمع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ امیر المومنین
علی کرم اللہ وجہہ نے ایک جماعت قریش کو بلا کر گواہی دلوائی کہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ و
السلام نے امیر المومنین سے ارشاد فرمایا تھا۔ سیولد لک بعدی غلام فقد بحلته
اسمی و کنیتی ولا یحل لاحد من امتی بعده عنقریب میرے بعد تمہارے ہاں

ایک لڑکا ہوگا میں نے اسے اپنے نام اور کنیت دونوں عطا فرمادیئے اور اس کے بعد میرے
کسی اور امتی کو حلال نہیں۔ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ قلت یا رسول اللہ ان
ولد بعدک اسمیہ باسمک اکتبہ بکنیتک فقال نعم فکانت رخصتہ من
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم حضور کے بعد اگر میرے کوئی لڑکا پیدا ہوا تو میں حضور کا نام پاک اس کا نام رکھوں
اور حضور کی کنیت اس کی کنیت۔ فرمایا ہاں یہ مولیٰ علی کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی رخصت تھی۔

احمد و ابو داؤد و الترمذی و صحیح و ابو یعلیٰ و الحاکم فی الکنی
و الطحاوی و الحاکم فی المستدرک و البیہقی فی السنن و الضیاء فی
المختارۃ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تشریح و تحقیق

شیخ عبدالحق محقق دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اشعة اللمعات میں فرماتے ہیں۔
مخصوص بومے رضی اللہ عنہ و غیر اور اجائز نبود۔ یعنی یہ رخصت حضرت
علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے کسی اور کے لئے جائز نہیں ہے۔ اگرچہ بعض کتابوں میں
یہ بھی آیا ہے کہ آپ کی کنیت کے ساتھ کنیت رکھنا یہ منسوخ ہے مگر تحقیق کے زیادہ قریب یہی
بات ہے کہ یہ منسوخ نہیں ہے ورنہ (ولا یحل لاحد من امتی بعده یعنی اس کے بعد
میرے کسی اور امتی کے لئے حلال نہیں ہے) اس کا کوئی مطلب نہیں ہو سکتا۔ خوب واضح ہو
گیا یہ رخصت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے خاص ہے۔

جس کے گھیرے میں ہیں انبیاء و ملک

اس جہانگیر بخت پہ لاکھوں سلام

عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بغیر حاضری جہاد کے مال غنیمت عطا فرمایا

حدیث صحیح بخاری و ترمذی و مسند احمد میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے غزوہ بدر میں حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زوجہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما بیمار تھیں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں مدینہ طیبہ میں شہزادی کی تیماری داری کے لئے ٹھہرنے کا حکم دیا اور فرمایا۔ ان اجر لک رجل ممن شهد بدرًا و سہمہ بیشک تمہارے لئے حاضران بدر کے برابر ثواب اور حاضرین کے مثل غنیمت کا حصہ ہے یہ خصوصیت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو عطا فرمادی حالانکہ جو حاضر جہاد نہ ہو غنیمت میں اس کا حصہ نہیں ہو کرتا۔

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پر کروڑوں درود

تشریح و تحقیق

صحیح بخاری شریف کی اس حدیث مبارک سے خوب معلوم ہو گیا کہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اختیارات سے دینی دنیاوی معاملات میں (جس کو چاہیں جتنا چاہیں جب تک چاہیں) مختار کل ہیں۔

سراقہ کو سونے کے کنگن حضور ﷺ کی اجازت سے پہنائے گئے دلائل النبوة پہنچتی ہیں بطریق الحسن مروی ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ کیف بک اذا سواری کسری وہ وقت تیرا کیسا وقت ہوگا جب تجھے کسری بادشاہ ایران کے کنگن پہنائے جائیں گے جب ایران زمانہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ میں فتح ہوا اور کسری کے کنگن کمر بند تاج خدمت فاروقی میں حاضر کئے گئے امیر المومنین نے انہیں پہنائے اور فرمایا۔ اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا۔ اللہ اکبر الحمد للہ الذی سلہما کسری بن ہر مز والبسہما سراقۃ الاعرابی اللہ بہت بڑا ہے سب خوبیاں اللہ کو جس نے یہ کنگن کسری بن ہر مز سے چھینے اور سراقہ دہقانی کو

پہنائے ہیں۔

وہ وہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اپنی رعیت سے تحائف لینا حلال فرمایا کتاب الفتوح میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کے بھیجا ان سے ارشاد فرمایا میں نے تمہارے لئے رعایا کے ہدایہ طیب جائز کر دیئے اگر کوئی چیز تمہیں ہدیہ دی جائے قبول کر لو عبید بن صحر کہتے ہیں جب معاذ رضی اللہ عنہ واپس آئے تیس غلام ساتھ لائے کہ انہیں ہدیہ دیئے گئے حالانکہ عاملوں کو رعایا سے ہدیہ لینا حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے ہیں۔ ہدایا العمال حرام کلہا عاملوں کے سب ہدیے حرام ہیں مسند احمد بیہقی میں ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ہدایا العمال غلول عاملوں کے ہدیے خیانت ہیں۔

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں نخی کے وہ ہے ذرہ تیرا

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لئے
عصر کے بعد دو رکعت نفل جائز فرمادیئے

حدیث مشہور میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز عصر کے بعد نفل نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ فیہ عن عمرو بن ابی ہریرہ و عن ابی سعید بن ساعد الخدری کلہا فی الصحیحین و عن معاویۃ فی الصحیح البخاری و عن عمرو بن عبسۃ فی صحیح مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہم خود ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی اس ممانعت کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔

صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی اس ممانعت کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔
رواہ ابو داؤد فی سننہ باوجود اس کے ام المؤمنین عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھا
کرتیں۔ رواہ الشیخان عن کریب عن ابن عباس و عبد الرحمن بن ازہر
و المسور بن مخرمۃ رضی اللہ عنہم انہم ارسلوہ الی عائشۃ زوج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا اقرء علیہا السلام منا جمیعاً و سلہا عن
الركعتین بعد العصر و قل لہا بلغنا انک تصلینہما و ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ نہی عنہما علماء فرماتے ہیں یہ ام المؤمنین کی خصوصیت تھی سید عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے جائز کر دیا تھا۔ قالہ الامام الجلیل خاتم الحفاظ
السیوطی فی انموذج اللیب ثم الزرقانی فی شرح المواہب یعنی شیخین
(امام بخاری۔ مسلم) نے ان راویوں (کریب نے ابن عباس و عبد الرحمن بن ازہر و المسور
بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ام المؤمنین صدیقہ رضی
اللہ عنہا کے پاس ایک آدمی بھیجا اور انہوں نے کہا کہ ہمارا سلام جا کر عرض کرنا اور ان سے
عصر کے بعد دو رکعتوں کے پڑھنے کا سوال کرنا اور ان سے یہ عرض کرنا کہ ہمیں خبر ملی ہے کہ
آپ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتی ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کے
بعد نوافل پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

اسی سرکار سے دنیا و دین ملتے ہیں سائل کو
یہی دربار عالی کثر آمال و امانی ہے

تشریح و تحقیق

فقہہ کا مسئلہ تو یہی ہے کہ عصر کے بعد نوافل پڑھنا منع ہیں یہ حکم عام ہے مکی ہو یا مدنی
عربی ہو عجمی مگر یہ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خصوصیت تھی کہ حضور مختار عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے جائز کر دیا تھا۔

ایک صاحب کو مختار عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیع میں نقصان کی صورت میں چیز واپس کرنے کا اختیار فرما دیا

بخاری شریف اور مسلم شریف میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ ایک شخص (حیان بن مقد بن عمر انصاری یا ان کے والد مقد رضی اللہ عنہما) نے مختار عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ میں فریب کھا جاتا ہوں (یعنی لوگ مجھ سے زیادہ
قیمت لے لیتے ہیں) فرمایا۔ من بایعت فقل لا خلاۃ زاد الحمیدی فی مسندہ
ثم انت بالخیار ثلثاً۔ یعنی جس سے خریداری کرو یہ کہہ دیا کرو کہ دھوکہ اور فریب نہیں
ہے پھر تمہیں تین دن تک اختیار ہے یعنی اگر مناسب پاؤ تو بیع واپس کر دو۔

تشریح و تحقیق

امام نووی شرح مسلم شریف میں فرماتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ و امام شافعی اور روایت
اصح میں امام مالک و غیر ہم ائمہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک غبن (بیع میں نقصان) بیع توڑنے کا
سبب نہیں بن سکتا خواہ کتنا ہی نقصان کھائے بیع کو رد نہیں کر سکتا حضور مختار عالم صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے اس حکم سے خاص کر کے ان کو نوازا تھا دوسروں کے لئے یہ حکم نہیں ہے۔

تمہیں حاکم برایا تمہیں قاسم عطایا
تمہیں دافع بلایا تمہیں شافع خطایا

احکام شریعت رسول اللہ ﷺ کو سپرد ہیں جو چاہیں اپنی طرف سے حکم فرمادیں وہی شریعت ہے

ائمہ محققین تصریح فرماتے ہیں کہ احکام شریعت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
سپرد ہیں جو بات چاہیں واجب کر دیں جو چاہیں ناجائز فرمادیں جس چیز یا جس شخص کو جس
حکم سے چاہیں مستثنیٰ کر دیں امام عارف باللہ سید عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی میزان
شریعہ الکبریٰ باب الوضو میں حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں۔

كان الامام ابو حنيفه رضى الله عنه من اكثر الائمة ادباً مع الله تعالى و لذلك يجعل النية فرضاً وسمى الوتر واجبا لكونها ثبتا بالسنة لا بالكتاب فقصد بذلك تمييز ما فرضه الله تعالى و تمييز ما اوجبه رسول الله صلى الله عليه و اله و سلم فان ما فرضه الله تعالى اشد مما فرضه رسول الله صلى الله عليه و سلم من ذات نفسه حين خيره الله تعالى ان يوجب ما شاء او لا يوجب يعني امام ابو حنيفه رضى الله تعالى عنه ان اكابر ائمة میں ہیں جن کا ادب اللہ عزوجل کے ساتھ بہ نسبت اور ائمہ کے زائد ہے اسی واسطے انہوں نے وضو میں نیت کو فرض نہ کیا اور وتر کا نام واجب رکھا یہ دونوں سنت سے ثابت ہیں نہ قرآن عظیم سے تو امام اعظم نے ان احکام سے یہ ارادہ کیا کہ اللہ کے فرض اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرض میں فرق و تمیز کر دیں اس لئے کہ خدا کا فرض کیا ہوا اس سے زیادہ موکد ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنی طرف سے فرض کر دیا جب کہ اللہ عزوجل نے حضور کو اختیار دے دیا تھا کہ جس بات کو چاہیں واجب کر دیں جسے نہ چاہیں نہ کریں اسی طرح اسی میزان الشریعہ الکبریٰ میں ہے۔

كان الحق تعالى جعل له صلى الله عليه و سلم ان يشرع من قبل نفسه ما شاء كمافي حديث تحريم شجر مكة الحديث. يعني اللہ تعالیٰ نے نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ منصب اور مرتبہ عطا فرمایا کہ شریعت میں جو حکم چاہیں اپنی طرف سے مقرر فرمادیں جس طرح حرم مکہ کی جڑی بوٹیوں کو حرام فرمانے کی حدیث میں ہے کہ جب حضور علیہ السلام نے وہاں کی گھاس وغیرہ کاٹنے سے روکا حضور علیہ السلام کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ اذخر (ایک گھاس کا نام) کو اس حکم سے نکال دیں۔ فرمایا اچھا نکال دو اور اس کا کاٹنا جائز کر دیا اگر اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو یہ رتبہ نہ دیا ہوتا کہ اپنی طرف سے جو شریعت چاہیں مقرر فرمائیں تو حضور علیہ السلام ہرگز یہ جرات نہ فرماتے کہ جو چیز خدا نے حرام کی اس میں سے کچھ نکال دیں۔

بخاری شریف و مسلم شریف میں ہے

فقال العباس رضى الله تعالى عنه الا الا اذخر لصاغتنا و قبورنا فقال الا الا اذخر يعني سيدنا حضرت عباس رضى الله عنه نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اذخر (ایک گھاس کا نام) کے کاٹنے کی اجازت فرمادیں کیونکہ وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے کام آتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس کے کاٹنے کی اجازت ہے۔

تشریح و تحقیق

حضور مختار عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی چیز کو حلال یا حرام فرمانے کا اختیار اللہ قدوس نے عطا فرمادیا ہے جسے حرام فرمادیں وہ چیز حرام ہو جائے گی اور جسے حلال فرمادیں وہ حلال ہو جائے گی۔

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی
کوئی کی سروراً تم پہ کروڑوں درود

حضور مختار عالم ﷺ کا فرمان اگر مجھے امت کی مشقت کا

ڈرنہ ہوتا تو عشاء کی نماز کو دیر سے پڑھنے کا حکم فرمادیتا

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنعم کبیر طبرانی میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ لولا ضعف الضعيف و سقم المستقيم لا خرت صلاة العتمة اگر کمزوری اور مریض کے مرض کا پاس نہ ہوتا تو میں نماز عشاء کو پیچھے ہٹا دیتا۔

تشریح و تحقیق

حضور مختار عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے احکام شریعت کے اختیارات عطا فرمادیے ہیں جس نماز کا جو وقت مقرر فرمادیں وہی امت کے لئے فرض ہو جائے گا۔

تم ہو جواد و کریم تم ہو رؤف و رحیم
بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروڑوں درود

ابو بردہ کے لئے شمشاہی بکری کی قربانی جائز فرمادی

صحیحین میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ہے ان کے ماموں ابو بردہ بن نیاز رضی اللہ عنہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تھی جب معلوم ہوا یہ کافی نہیں تو عرض کی یا رسول اللہ وہ تو میں کر چکا اب میرے پاس چھ مہینے کا بکری کا بچہ ہے مگر سال بھر والے سے اچھا ہے۔ فرمایا اجعلہ مکانہ ولن یجزی عن احد بعدک اس کی جگہ اسے کر دو اور ہرگز اتنی عمری بکری تمہارے بعد دوسروں کی قربانی میں کافی نہ ہوگی۔ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کے نیچے ہے۔ خصوصیۃ لہ لا تكون لغيرہ اذکان لہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یخص من شاء بمن شاء من الاحکام یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ایک خصوصیت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کہ بخشی جس میں دوسرے کا حصہ نہیں اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار تھا کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرما دیں۔

خلق تمہاری جمیل خلق تمہارا جلیل

خلق تمہاری گدا تم پہ کروڑوں درود

نبی مختار ﷺ کی حکومت سورج، چاند اور تمام

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی پر جاری ہے

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی گئی ہے کہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر الشمس فتاخرت ساعة من النهار سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورج کو حکم دیا کہ کچھ دیر چلنے سے رک جا فوراً رک گیا۔ فائدہ: اس حدیث شریف میں سورج کے رکنے کا واقعہ ہے یہ اس واقعہ سے (کہ ڈوبا ہوا سورج واپس آیا تھا) علیحدہ اور جدا ہے۔

عرش حق ہے مسند رفعت رسول اللہ ﷺ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ ﷺ کی

حضور نبی مختار ﷺ کا گہوارے میں چاند سے باتیں کرنا اور

چاند کا آپ کی انگلی مبارک کے اشارے سے حرکت کرنا

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام سے عرض کی مجھے اسلام لانے پر ابھارنا اور شوق دلانا حضور کے ایک معجزہ کا دیکھنا ہوا۔ رایتک فی المہد تناجی القمر والیہ باصبعک فحيث اشرت اليه مال۔ میں نے حضور علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ گہوارے میں چاند سے باتیں فرماتے جس طرف انگلی مبارک سے اشارہ کرتے چاند اسی طرف جھک جاتا سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ انی کنت احدثہ و یحدثنی ویلہینی عن البکاء و اسمع و جبته حین یسجد تحت العرش۔ ہاں میں اس سے باتیں کرتا تھا وہ مجھ سے باتیں کرتا اور مجھ کو رونے سے بہلاتا میں اس کے گرنے کا دھماکہ سنتا تھا جب عرش کے نیچے سجے میں گرتا۔ (البیہقی۔ الخطیب)

سر عرش پر ہے تری گزر دل فرش پر ہے تری نظر

ملکوت و ملک میں کوئی شئی نہیں وہ جو تجھ پہ عیان نہیں

ام عطیہ کو ایک جگہ نوحہ کرنے کی رخصت بخش دی

صحیح مسلم میں ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب عورتوں کی بیعت کی آیت اتری اور اس میں ہر گناہ سے بچنے کی شرط تھی۔ لا یعصینک فی معروف اور مردے پر بیان کر کے رونا چینا بھی گناہ تھا۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ الا ال فلان فانہم قالو اسعدونی فی الجاہلیۃ فلا بدلی من ان اسعدہم۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلاں گھر والوں کا استثناء فرما دیجئے کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں میرے ساتھ ہو کر میرے ایک میت پر نوحہ کیا تھا۔ تو مجھے ان کی میت پر نوحے میں ان کا ساتھ دینا ضرور ہے۔

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ال فلان. سيد عالم صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا اچھا وہ متثنیٰ کر دیئے اور سنن نسائی میں ہے۔ ارشاد فرمایا۔ اذہبی فاسعدیہا۔ جا ان کا ساتھ دے۔ یہ گئیں اور وہاں نوحہ کر کے پھر واپس آ کر بیعت کی۔ ترمذی کی روایت میں ہے۔ فاذن لها۔ سید عالم صلى الله عليه وآله وسلم نے انہیں اجازت دے دی۔ مسند احمد میں ہے۔ فرمایا اذہبی مکافیہم۔ جاؤ ان کا بدلہ اتار آؤ۔ امام نووی اس حدیث شریف کے نیچے فرماتے ہیں۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص رخصت ام عطیہ کو دے دی تھی۔ خاص آل فلاں کے بارے میں وللشارع یخص من العموم ماشاء۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار ہے کہ عام حکموں سے جو چاہیں خاص فرمادیں۔

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچہ بسا دیئے ہیں

نبی مختار ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی عطا سے

اللہ عزوجل کے قیدی کی سزا بدل دی

صحیح بخاری و صحیح مسلم و مسند امام احمد میں سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ انہوں نے حضور اقدس رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور نے اپنے چچا ابوطالب کو کیا نفع دیا خدا کی قسم وہ حضور کی حمایت کرتا حضور کے لئے لوگوں سے لڑنا جھگڑاتا تھا۔ فرمایا وجدته فی غمرات من النار فاخر جنہ الی ضحضاح۔ یعنی میں نے ابوطالب کو سرتاپاؤں تک آگ میں ڈوبا ہوا پایا تو اسے میں نے کھینچ کر پاؤں تک کی آگ میں کر دیا۔

تشریح و تحقیق

اس حدیث شریف نے اختیار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واضح کر دیا کوئی شبہ چھوڑا ہی نہیں ہے۔

جب آگئی ہیں جوش رحمت پہ ان کی آنکھیں
جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں

اندھیری قبریں نبی مختار ﷺ نے روشن فرمادیں

صحیح مسلم شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

ان هذه القبور مملوءة علی اهلها
من ظلمة و انی انورھا بصلاتی
بیشک یہ قبریں اپنے رہنے والوں پر
اندھیرے سے بھری ہیں اور بیشک میں
اپنی نماز سے انہیں روشن کر دیتا ہوں۔
علیہم

تشریح و تحقیق

لہد میں عشق رخ شاہ کا داغ لے کر چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دوسروں کے برابر فرما دیا

مصنف ابن ابی شیبہ و تاریخ بخاری و مسند ابی یعلیٰ و صحیح ابن خزیمہ و معجم کبیر طبرانی میں حضرت خزیمہ اور حدیث۔ حارث بن اسامہ بن نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدادہ بیچ کر مکر گئے اور گواہ مانگا۔ جو مسلمان آتا اعرابی سے جھگڑتا کہ خرابی ہو تیرے لئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق کے سوا کیا فرمائیں گے (مگر گواہی نہیں دیتا کہ کسی کے سامنے کا واقعہ نہ تھا) اتنے میں خزیمہ رضی اللہ عنہ حاضر بارگاہ ہوئے۔ گفتگو سن کر بولے انا اشہد انک قد بايعته میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ بیچا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم موجود تو تھے ہی نہیں۔ تم نے گواہی کیسی دی۔ عرض کی۔ بتصدیقک یا رسول اللہ (و فی الثانی) صدقتک بما جئت به و علمت

انک نقول الا حقا (و فی الثالث) انا اصدقک علی خبر السماء والارض الا اصدقک علی الاعرابی. یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضور کی تصدیق سے گواہی دے رہا ہوں۔ میں حضور کے لائے ہوئے دین پر ایمان لایا اور یقین جانا کہ حضور حق ہی فرمائیں گے۔ آسمان وزمین کی خبروں پر حضور کی تصدیق کرتا ہوں۔ کیا اس اعرابی کے مقابلے میں تصدیق نہ کروں۔ اس کے انعام میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ ان کی گواہی دوسرے کی شہادت کے برابر فرمادی اور ارشاد فرمایا۔ شہدہ خزیمة او شہد علیہ فحسبہ خزیمة جس کسی کے نفع خواہ ضرر کی گواہی دیں ایک انہیں کی شہادت بس ہے۔ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ حضور نے قرآن عظیم کے حکم عام واشہد واذی عدل منکم (یعنی گواہی دیں تم میں سے دو عادل آدمی) سے خزیمة رضی اللہ عنہ کو مشق فرمادیا۔

ان کا ملتا پاؤں سے ٹکرا دے وہ دنیا کا تاج جس کی خاطر مر گئے منم اگر کر ایذاں

تشریح و تحقیق

حضور مختار عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہی مرد کی گواہی کو دو کے برابر قرار دے دیا۔ اللہ تعالیٰ کا قانون دوسروں کے لئے تو وہی (یعنی دو مردوں کی گواہی) رہے گا مگر مختار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی نظر رحمت سے اور ابر رحمت سے حضرت خزیمة رضی اللہ عنہ کو شرف بخشا اور فرمایا تیری ایک ہی گواہی دو کے برابر ہے۔

ایک صحابی کے لئے روزہ کا کفارہ خود ہی کھا لینا جائز قرار دیا

صحاح ستہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کیا ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے رمضان میں اپنی عورت سے صحبت اور

جماع کر لیا۔ فرمایا غلام آزاد کر سکتا ہے۔ عرض کی نہیں۔ فرمایا لگاتار دو مہینوں کے روزے رکھ سکتا ہے۔ عرض کی نہیں۔ فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے۔ عرض کیا نہیں۔ اتنے میں خرے (کھجوریں) خدمت اقدس میں لائے گئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انہیں خیرات کر دے۔ عرض کی کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر۔ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں۔ فضحک علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت نواجده و قال اذهب فاطعمہ اہلک۔ رحمت عالم یہ سن کر مسکرائے۔ یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا

نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

تشریح و تحقیق

مختار عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جود و عطا کا کیا کہنا مسلمانوں گناہ کا ایسا کفارہ کسی نے بھی سنا ہوگا۔ سوا دو من خرے (کھجور) سرکار سے عطا ہوتے ہیں کہ آپ کھا لو کفارہ ہو گیا۔ واللہ یہ رحمت عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ رحمت ہے کہ سزا کو انعام سے بدل دے ہاں ہاں یہ بارگاہ یکس پناہ اولئک الذین یبدل اللہ سیئاتہم حسنات کی خلاف کبریٰ ہے ان کی ایک نگاہ کرم کبار کو حسنات کر دیتی ہے۔ جب تو ارحم الراحمین جل جلالہ نے گناہگاروں، خطاکاروں اور تباہ کاروں کو ان کا دروازہ بتایا کہ ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤ، ک الایۃ گنہگار تیرے دربار میں حاضر ہو کر معافی چاہیں اور تو شفاعت فرمائے تو خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

نتیجہ حدیث

حدیث مذکورہ کے جملوں کو جمع کرنے اور مقدمات کے پھولوں کو جمع کر کے نظر و فکر کے گلدستے بنانے کے بعد نتیجہ یہ معلوم ہوا کہ حبیب مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں مجرم آنے والا دینی و دنیاوی نعمتوں سے فیض یاب ہو کر جاتا ہے۔

حضور ﷺ دنیا اور آخرت میں تمام مسلمانوں کے مددگار ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں مامن مومن الا وانا اولی بہ فی الدنیا والاخرۃ اقروا ان شنتم النبی اولی بالمومنین من انفسہم فایما مومن مات و ترک مالا فلیرثہ عصبۃ من کانوا و من ترک دیناً او ضیاعاً فلیاتنی فانما مولاء۔ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ میں دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ اس کا والی نہ ہوں تمہارے جی میں آئے تو آئیۃ کریمہ پڑھو کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم زیادہ والی ہے۔ مسلمانوں کا ان کی جانوں سے۔ تو جو مسلمان مرے اور ترک چھوڑے اس کے وارث اس کے عصبہ ہوں اور جو اپنے اوپر کوئی دین بے کس بغیر مال بچے چھوڑے وہ میری پناہ میں آئے کہ اس کا مولیٰ میں ہوں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیک و علی آلک و بارک وسلم۔ (ابن خاری و المسلم والترندی)۔

تشریح و تحقیق

تحقیق کے قریب تر بات یہی ہے کہ کونین میں تمام مسلمانوں کے حامی و ناصر مالک و مختار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جس کو بھی جو نعمت بھی ملی جب تک بھی ملی جہاں بھی ملی جس سے ملی جتنی بھی ملی نبی و مختار صلی اللہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں سے ملی ہے۔

اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

مہر کی جگہ سورہ قرآن سکھانے کی رعایت

ابن السکن میں ابونعمان ازوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کو پیغام نکاح دیا۔ مختار عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہر دو۔ عرض کی میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ فرمایا اما تحسن سورة من القرآن فاصد فہا السورة ولا

یکون لاحد بعدک مہرا کیا تجھے قرآن عظیم کی کوئی سورت نہیں آتی وہ سورت سکھانا ہی اس کا مہر کر اور تیرے بعد یہ مہر کسی اور کو کافی نہیں۔

تشریح و تحقیق

دیکھئے قانون مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو یہ ہے کہ مہر دس درہم سے کم نہیں ہوا کرتا مگر حبیب مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کو فرمایا کہ مہر کے لئے تجھے سورہ قرآن کا سکھانا ہی کافی ہے۔

آپ سلطان جہاں ہم بے نوا
یاد ہم کو وقت نعمت کیجئے

نبی اکرم ﷺ کے ہاں کہنے سے حج ہر سال فرض ہو جاتا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی صحابی کے سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا۔ ولوقت نعم لوجبت حج ہر سال فرض نہیں ہے اور میں ہاں کہہ دوں تو فرض ہو جائے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا تجھے حمد ہے خدایا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کا چشمہ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ بیچ ڈالا

جب مہاجرین مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ میں آئے یہاں کا پانی پسند نہ آیا شور (کڑوا) تھا نبی غفار سے ایک شخص کی ملک میں ایک بیٹھا چشمہ نہی بیر رومہ تھا وہ اس کی ایک مشک نیم صاع کو بیچتے۔ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ یعنیہا بعین فی الجنة یہ چشمہ میرے ہاتھ ایک چشمہ بہشت کے عوض بیچ ڈال۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی اور میرے بچوں کی معاش اسی میں ہے۔ مجھ میں طاقت نہیں یہ خبر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو پہنچی۔ آپ نے وہ چشمہ مالک سے 35 ہزار روپے میں خرید لیا پھر خدمت اقدس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتجعل لی مثل الذی جعلت لہ عینا فی الجنة ان اشتريتها۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شخص کو چشمہ بہشتی عطا فرماتے تھے کہ میں یہ چشمہ اس سے خرید لوں تو حضور مجھے عطا فرمائیں گے۔ قال نعم فرمایا ہاں۔ عرض کی میں نے بیررومہ خرید لیا اور مسلمانوں پر وقف کر دیا۔ (الطبرانی فی الکبیر و ابن عساکر عن کثیر رضی اللہ عنہ)۔

تشریح و تحقیق

جنت کے مالک و مختار نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس لئے کہ چیز کو وہی فروخت کر سکتا ہے جو مالک ہو اور حضور علیہ السلام نے جنت کا چشمہ بیچ ڈالا ہے بغیر ملک اور اختیار کے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے معلوم ہوا جنت کی سلطنت سلطان انبیاء کو عطا کی گئی ہے۔
تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللہ ﷺ کے جنت رسول اللہ ﷺ کی

نبی اکرم ﷺ نے جنت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ بیچ ڈالی

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اشتری عثمان بن عفان من رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
الجنة مرتین یوم رومة و یوم جیش
العسرة

عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تشریح و تحقیق

غیر مقلدین اگر نظر انصاف سے دیکھیں تو مسئلہ واضح ہو جائے گا کہ جنت وہی فروخت کر سکتا ہے جو اس کا مالک ہو۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مالک بھی ہیں مختار بھی ہیں اور قاسم اور سلطان بھی ہیں۔

کچھ خبر بھی ہے فقیر و آج وہ دن ہے کہ وہ

نعت خلد اپنے صدقے میں لٹاتے جائیں گے

نبی اکرم ﷺ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو جنت دینا اپنے ذمے لے لیا
کہ حضور مالک جنت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

لک الجنة علی یا طلحة غدا کل تمہارے لئے جنت میرے ذمہ پر

ہے۔ (ابو نعیم فی فضائل

الصحابہ عن امیر المومنین رضی

اللہ تعالیٰ عنہ)

تشریح و تحقیق

اس حدیث شریف سے دو مسئلہ ثابت ہوئے۔

۱۔ دنیا و آخرت کے تمام اختیارات حضور علیہ السلام کے سپرد کر دیئے گئے ہیں اس

میں کوئی شبہ نہیں۔

۲۔ مختار کل ہونے کے ساتھ حضور علیہ السلام کو ہر امتی کے خاتمہ کا بھی علم ہے اور جنتی

دوزخی ہونے کا بھی علم ہے۔ ورنہ یہ فرمانا کہ جنت کا ذمہ دار میں ہوں یہ صحیح نہیں ہوگا۔

وہ کنز نہاں یہ نور فشاں وہ کن سے عیاں یہ بزم فشاں

یہ ہر تن و جاں یہ باغ جناں یہ سارا سماں تمہارے لئے

نبی اکرم ﷺ نے ہر نیک بندے کیلئے جنت کی ضمانت فرمائی
صحیح بخاری شریف میں بھل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

من یضمن لی مابین لحيه و ما بین
رجليه ضمن له الجنة
جو میرے لئے اپنی زبان و شرمگاہ کا
ضامن ہو جائے (کہ ان سے میری
نافرمانی نہ کرے) میں اس کے لئے
جنت کا ضامن ہوں۔

تشریح و تحقیق

مالک و مختار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی تو خاص خاص آدمیوں کے ہاتھ جنت
فروخت کر دیتے ہیں اور کبھی تمام کے لئے عام فرما دیتے ہیں۔ سلطان وقت کی عطائیں
مختلف وقتوں میں مختلف انداز میں ہوا کرتی ہیں۔

جناں میں چمن، چمن میں سخن، سخن میں بھین، بھین میں دلہن
سزائے سخن پہ ایسے منن یہ امن و امان تمہارے لئے

ہفتہ کو علی الصبح کسی حاجت کی تلاش میں جائے

نبی اکرم ﷺ اس کی حاجت روائی کے ذمہ دار ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

من بکرم یوم السبت فی طلب حاجة
فانا ضامن بقضائها۔
جو ہفتہ کے دن صبح تڑکے سے کسی
حاجت کی تلاش کو جائے میں اس کی
حاجت روائی کا ذمہ دار ہوں۔

(ابو نعیم عن جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہما)

تشریح و تحقیق

اس حدیث شریف کے جملوں میں غور کرنے کے بعد معلوم ہوا۔ احمد مختار صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم حاجت روا مشکل کشا ہیں جو آدمی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اللہ ہی حاجت روا اور مشکل کشا
ہے اور اللہ کے علاوہ کوئی نبی ولی کوئی حاجت روا مشکل حل نہیں کر سکتا۔ ایسے عقیدہ رکھنے والے
لوگوں کو اس حدیث شریف سے سبق حاصل کرنا چاہئے کہ ہمارا رحیم و کریم نبی تو فرمائے کہ میں
تمہاری ہر مشکل حل کرتا ہوں اور امتی کہے کہ ہمارا نبی کسی چیز کا بھی مالک و مختار نہیں۔ وہ اس
حدیث شریف کا اعلانیہ انکار کرتے ہیں۔ اللہ قدوس ایسے برے کام سے محفوظ فرمائے۔

تم ہو جواد و کریم تم ہو رؤف و رحیم
بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروڑوں درود

زمین کے تمام خزانوں کی چابیاں حضور ﷺ کے ہاتھوں میں

بخاری شریف و مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے
کہ احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

بینا انا نالم اذ جینی بمفاتیح خزائن
یعنی میں سو رہا تھا کہ تمام زمین کے
خزانوں کی چابیاں لائی گئیں اور میرے
الارض فوضعت یدی
دونوں ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔

تحقیق و تشریح:

اس حدیث شریف سے بڑھ کر احمد مختار کے مختار کل ہونے کا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے۔
اگر اب کوئی نہ مانے تو اس کی عقل کا قصور ہے جیسے سورج طلوع ہو تو کوئی نہ مانے تو اس کی
آنکھوں کا قصور ہے۔

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبت میں نہیں میرا تیرا

بحث سوم

نبی مختار ﷺ کو مالک و مختار کہنا شرک نہیں ہے

خلاصہ بحث یہ ہے کہ حضور احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے عطا کئے ہوئے اختیارات اور تصرف سے مالک و مختار کہنا شرک نہیں جو آپ کو مالک و مختار نہیں مانتا وہ قرآن پاک اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منکر ہے اور جو قرآن و حدیث کا منکر ہے وہ ایمان سے خالی ہے۔

منکرین کی دلیل

جو نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مختار کل ہونے کے منکر ہیں وہ اپنے دعویٰ پر انتہائی کمزور اور ناقابل بیان دلیل یہ دیتے ہیں کہ جب اللہ بھی مختار کل اور حضور علیہ السلام بھی مختار کل ہوئے تو پھر یہ شرک ہوگا کیونکہ جب کائنات میں صرف ایک ہی اللہ قدوس مختار کل ہے تو اللہ کے سوا کوئی مختار کل نہیں ہو سکتا۔

منکرین کی دلیل کے جواب سے پہلے ناظرین کی خدمت میں شرک کا معنی اور اقسام بیان کر دیتے ہیں تاکہ جواب کھل کر سامنے آجائے۔

شرک کا لغوی معنی

فی اللغة اختلاط النصيبين فصا عدا بحيث لا يتميز نصيب كل عن نصيب الاخر و قال العلامة الفتازاني رحمه الله تعالى في شرح العقائد الشركة ان يجتمع اثنان على شئ و ينفرد كل منهما بما هو له دون الاخر كشر كالقربة و المحلة و كما اذا جعل العبد خالقاً لا فعالة و الصانع خالقاً

لسائر الاعراض و الاجسام بخلاف ما اذا اضيف امرالى شئین بجهتین مختلفتین كالارض تكون ملكا لله تعالى بجهة التخليق و للعباد بجهته ثبوت التصرف. و كفعل العبد ينسب الى الله تعالى بجهة الخلق و الى العبد بجهة الكسب انتهى. (جامع العلوم)

لغت میں شرک کا معنی یہ ہے کہ دو حصوں یا زیادہ حصوں کا اس طرح مل جانا کہ ہر ایک حصہ دوسرے سے ممتاز اور علیحدہ علیحدہ نہ ہو نیز علامہ فتازانی شرح عقائد میں یوں فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں کا ایک چیز پر جمع ہو جانا اور ہر آدمی کا اپنی چیز میں مستقل مالک ہونا اور دوسرے آدمی کا اس میں کوئی دخل نہ ہونا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ دیہات یا محلہ کے جو رہنے والے لوگ ہوتے ہیں وہ محلہ میں اور دیہات میں شریک ہوتے اور اپنی اپنی چیزوں کے مستقل طور پر مالک ہوتے ہیں اسی طرح ایک اور مثال سے وضاحت کی جاتی ہے کہ جس وقت یہ مانا جائے کہ بندہ اپنے افعال اور کاموں کا خالق اور پیدا کرنے والا ہے تو اسے شرک کہتے ہیں اور یہ صورت شرک نہیں ہے کہ ایک امر (مثلاً زمین) کی نسبت دو چیزوں کی طرف کی جائے مگر مختلف اعتبار اور حیثیت سے جیسے زمین اللہ کی ملک ہے اس اعتبار سے کہ اس کا خالق اور پیدا کرنے والا ہے اور بندوں کی ملک اس اعتبار سے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو زمین میں تصرف اور استعمال میں لانے کا اختیار عطا فرمایا ہے اسی طرح بندوں کے کام اور افعال اللہ کی طرف منسوب ہیں اس اعتبار سے کہ وہ بندوں کے افعال کا خالق ہے اور بندوں کے تمام کام بندوں کی طرف منسوب ہیں کہ بندے اپنے افعال اور کاموں کے کاسب (کرنے والے) ہیں۔

شرک کا شرعی معنی

و فی الشرع اختصاص اثنين او اكثر بمحل واحد. (جامع العلوم)
شریعت میں شرک کا معنی دو یا دو سے زیادہ چیزوں کا ایک محل اور ایک مکان کے ساتھ خاص ہونا ہے یعنی دو آدمی ایک چیز کے مالک ہیں کہ وہ چیز ان کو وراثت میں ملی ہے یا دونوں نے

مل کر خریدی ہے۔ ناظرین کے سامنے شرک کا شرعی معنی بھی خوب واضح ہو گیا کہ دو آدمیوں کی ملکیت ایک چیز میں مستقل طور پر ہو۔

اقسام شرک

۱۔ اللہ کی ذات میں شرک۔ ۲۔ اللہ کی صفات میں شرک۔

اللہ کی ذات میں شرک

اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک کا معنی یہ ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات قدیم ازلی ابدی (یعنی جس کی نہ ابتدا ہو نہ انتہا ہو) ہے۔ اسی طرح اللہ کے علاوہ کسی اور کو ازلی ابدی ماننا یہ ذات میں شرک ہے۔

اللہ کی صفات میں شرک

اللہ کی صفات میں شرک کا معنی یہ ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ کی صفتیں ازلی ابدی ہیں اسی طرح اللہ کے علاوہ کسی اور کی صفات کو ازلی ابدی ماننا یہ شرک صفات میں ہے۔ اب ہم شرک کے معنی اور اقسام کے بعد منکرین کی دلیل کا جواب دیتے ہیں۔

منکرین کی دلیل کا جواب

جواب سے پہلے قارئین کی خدمت میں چند بحثیں بطور تمہید پیش کی جاتی ہیں تاکہ جواب کا جھنسا آسان ہو جائے۔

پہلی بحث

یہ جھنسا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہم کسی کو ازلی اور ابدی نہیں مانتے لہذا ذات میں شرک کی نفی ہوگی بلکہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ تمازا چیزیں اپنے وجود میں اللہ تعالیٰ کی محتاج ہیں۔

دوسری بحث

اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہم کسی کی صفات کو قدیمی اور ازلی ابدی نہیں مانتے لہذا صفات میں شرک کی نفی ہوگی بلکہ عقیدہ اہل سنت و جماعت یہ ہے کہ انسان اپنی صفات میں اللہ قدوس کے محتاج ہیں۔

تیسری بحث

نسبت کی دو اقسام ہیں۔ ۱۔ نسبت حقیقی (جیسے علم اور رحم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنا) میں کام کرنے والا کسی کا محتاج نہیں ہوتا جیسے علم اور رحمت میں اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں ہے۔ ۲۔ نسبت مجازی (جیسے علم اور رحم کی نسبت اللہ کے سوا کسی اور کی طرف کرنا) میں کام کرنے والا اللہ تعالیٰ کا محتاج ہوا کرتا ہے۔ ان نسبتوں کے بیان کے بعد مسئلہ خوب واضح ہو گیا کہ علم، رزق، کرم، رحم، شفاء، مشکل کشائی وغیرہ کی نسبت اللہ قدوس کی طرف کرنا۔ یہ حقیقی اور ذاتی طور پر ہوتا ہے اور علم، رزق، کرم وغیرہ کی نسبت کسی نبی اور ولی کی طرف کرنا یہ مجازی اور عطائی نسبت ہے یعنی کسی نبی اور ولی کو عظیم اور رازق کہنا یہ مجازی اور عطائی طور پر ہوتا ہے۔ المختصر اللہ تعالیٰ عظیم اور رحیم ہے ذاتی اور حقیقی طور پر اور انسان بھی عظیم اور رحیم ہے مگر عطائی طور پر۔

چوتھی بحث

ذاتی اور عطائی میں فرق: اہل سنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے اللہ قدوس کی تمام صفات ذاتی ہیں اور مخلوق کی تمام صفات عطائی ہیں اور مخلوق کی کوئی صفت ذاتی نہیں۔ خلاصہ بحث یہ ہوا کہ اگر حضور علیہ السلام کو مالک کل و مختار کل مانا جائے تو شرک کیسے لازم آئے گا کیونکہ حضور علیہ السلام کے اختیارات عطائی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ذاتی ہیں۔

خلاصہ جواب

مذکورہ بحثوں پر غور کیا جائے تو منکرین کی دلیل کا جواب آسان ہو جاتا ہے کہ حضور علیہ السلام کو مختار کل اور مالک کل ماننے سے شرک لازم نہیں آئے گا کیونکہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اختیارات عطا کی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ذاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ مختار کل ذاتی طور پر ہے اور نبی مختار مختار کل ہیں عطا کی طور پر تو اسے شرک کہنا کم علمی کی روشن دلیل ہے۔

وہابیوں کی بددیانتی

یہ فرقہ عام مسلمانوں کو یہ کہتا ہے کہ جب اللہ مختار و مالک ہے تو اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مختار و مالک بن جائیں تو پھر دنیا میں دو مختار بن جائیں گے یہی شرک ہے۔ حالانکہ یہ شرک کی تعریف کہ ایک ذاتی طور پر مختار کل ہے اور ایک عطا کی طور پر اور دونوں کو آپس میں ایک دوسرے کا شریک ٹھہرانا کسی کتاب میں بھی موجود نہیں۔ بلکہ شرک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مختار ہے ذاتی طور پر تو اسی طرح نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مختار ہوں ذاتی طور پر۔

دعوت فکر

ایسی شرک کی تعریف کسی کتاب میں بھی موجود نہیں تم شرک کے غلط معنی کرنے سے باز آ جاؤ ورنہ کسی کتاب سے دلیل پیش کرو قیامت تک دلیل نہیں لاؤ گے۔ اگرچہ عرب و عجم کے مددگاروں کو جمع کر لو۔

لفظ مالک و مختار کی تحقیق

تحقیق سے پہلے دو تمہیدی مقدمے سمجھئے۔

مقدمہ اولی

الفاظ کا استعمال دو طرح سے ہوا کرتا ہے۔ ۱۔ حقیقی۔ ۲۔ مجازی حقیقی استعمال کی وضاحت۔ حاشیہ قاضی میں اس طرح ہے فالبحقیۃ الکلمۃ المستعملة فیما

وضعت یعنی ایسا کلمہ جس کا استعمال ایسے معنی میں کیا گیا جس میں کلمہ کی وضع کی گئی ہے۔ جیسے شیر (اسد) کا استعمال حقیقی شیر (درندہ) میں کیا جائے تو اسے حقیقت کہتے ہیں۔ مجازی استعمال کی وضاحت حاشیہ قاضی میں اس طرح ہے المجاز الکلمۃ المستعملة فی غیر ما وضعت۔ یعنی ایسا کلمہ جس کا استعمال ایسے معنی میں کیا گیا جس میں کلمہ کی وضع نہیں کی گئی جیسے اسد (شیر) کا استعمال بہادر آدمی میں کیا جائے تو اسے مجاز کہتے ہیں۔

مقدمہ ثانیہ

اسناد دو طرح پر مستعمل ہے۔ ۱۔ حقیقی۔ ۲۔ مجازی۔ حقیقی یہ ہے کہ جس وقت فعل کو اپنے فاعل حقیقی اور جس سے وہ فعل صادر ہوا اسی کی طرف ہی منسوب کیا جائے اس کو حقیقت عقلی کہتے ہیں جیسے ابست اللہ البقل یعنی بڑی کو اللہ نے اُگایا تو اس میں فعل (اگانے) کی نسبت فاعل حقیقی یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے اس کو حقیقت عقلی کہتے ہیں اور اسناد مجازی یہ ہے کہ کسی قرینہ کی وجہ سے فعل یا معنی فعل کی نسبت اس کے ایسے متعلق کی طرف کرنا جو اس متعلق کا غیر ہو جس کی طرف وہ فعل یا معنی فعل حقیقیہ مندر ہوتا ہے یعنی مبنی للفاعل میں غیر فاعل کی طرف اور مبنی للمفعول میں غیر مفعول کی طرف جیسے کہ مطول کی اس عبارت سے عیاں اور بیان ہے۔ یعنی غیر الفاعل فیما بنی للفاعل و غیر المفعول بہ فیما بنی للمفعول۔ اس عبارت کا بھی مفہوم وہی ہے جو ہم نے پہلے بیان کر دیا جیسے نہارہ صائم نھر، جابر پہلی مثال میں صوم یعنی روزہ کو نہار (دن) کی طرف منسوب کیا ہے حالانکہ وہ روزہ رکھنے والے آدمی کی وصف ہے۔ دوسری مثال میں جریان (جاری ہونے) کی نسبت نہر کی طرف کی گئی ہے حالانکہ یہ جاری ہونا پانی کی وصف ہے۔ اس اسناد کو مجاز عقلی کہتے ہیں ان دو تمہیدی مقدموں کے بعد لفظ مالک و مختار کی ہم تحقیق کرتے ہیں کہ لفظ مالک و مختار کا استعمال دو طرح سے ہوتا ہے ایک حقیقی معنی میں اور دوسرا مجازی معنی میں مالک و مختار کا حقیقی معنی یہ ہے کہ اس کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر کیا جائے یعنی اللہ تعالیٰ کو مالک کہنا حقیقی طور پر ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو مالک کہنا مجازی ہے۔ الغرض عوام و خواص میں دو جملے استعمال ہوا کرتے ہیں

ایک تو یہ کہ اس زمین و آسمان کا مالک اللہ تعالیٰ ہے دوسرا یہ کہ اس زمین و آسمان کا مالک سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اللہ تعالیٰ کو مالک کہنا حقیقی معنی ہے اور یہ حقیقت ہے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مالک کہنا یہ مجازی معنی ہے اور یہ مجاز ہے۔ اس طرح اللہ قدوس کا مالک ہونا ذاتی طور پر ہے اور نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کا مالک ہونا عطائی طور پر ہے لہذا حضور علیہ السلام کو مالک مختار کہنا شرک نہیں ہے کیونکہ ملکیت حقیقی اور مجاز میں اور ملکیت ذاتی اور عطائی میں فرق ہے۔ اس طرح ان جملوں میں بھی فرق ہے اس گھر کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور اس گھر کا مالک انسان ہے۔ پہلے جملہ میں گھر کا مالک ہونا حقیقی اور ذاتی طور پر ہے اور دوسرے جملہ میں گھر کا مالک ہونا مجازی اور عطائی طور پر ہے تو یہ شرک نہیں ہے شرک اس وقت ہوگا جب ملکیت دونوں کی ذاتی طور پر ہو اور اگر ایک کی عطائی اور دوسرے کی ذاتی ہو تو پھر شرک متصور نہیں ہو سکتا۔ خلاصہ جواب یہ ہوا کہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کو مختار کل اور مالک کل کہنے والے کو شرک کہنا بعید از انصاف ہے اللہ تعالیٰ عقل سلیم عطا فرمائے۔

واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

وہابیہ اور دیانہ کی عبارات کفریہ

ہم قارئین کی خدمت میں کچھ عبارات کفریہ امام اہلسنت مجددین و ملت شاہ احمد رضا خان قادری کی مشہور کتاب الکوکب الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ سے نقل کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) - تقویۃ الایمان ص ۲۰ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار ہو۔ جب چاہے کر لیجے۔ اللہ صاحب کی ہی شان ہے۔ (۲) - ایضاح الحق مطبع قاروقی دہلی ۱۲۹۶ھ ص ۳۵ - تجزیہ و تعالیٰ الخ - یعنی اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان و جہت سے پاک جانا اور اس کا دیدار بلا کیف ماننا بدعت و مغلطات ہے اس میں اس نے تمام ائمہ کرام و پیشوایان مذہب اسلام کو معاذ اللہ بدعتی و مکرہ بتایا۔ (۳) - رسالہ نیکو روزی مطبع قاروقی ص ۱۲۲ بعد اخبار ممکن است الخ - یعنی اہل حق نے کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شیعہ یعنی تمام صفات نکالیہ میں حضور علیہ السلام کا شریک و ہمسرہ حال ہے اور بعض علماء اس پر دلیل لائے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو خاتم النبیین فرمایا ہے اگر حضور علیہ السلام کا شیعہ یعنی مذکور ممکن ہو تو معاذ اللہ کذب الہی لازم آئے گا۔ اس کے جواب میں شخص مذکور نے وہ کفری بول بولا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کو لوگوں سے بھلا کر لیا کرے (یعنی اور نبی کو لے آئے) تو کس آیت

اور نص کی تکذیب ہوگی۔ یہاں صاف اقرار کر لیا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان واقع میں جھوٹا ہو جائے تو حرج نہیں۔ حرج اس میں ہے کہ بندے اس کے جھوٹ پر مطلع ہوں۔ اگر انہیں بھلا کر اپنی بات جھوٹی کر دے تو تکذیب کہاں سے آئے گی۔ کہ اب کسی کو وہ نص یا دہی نہیں جو جھوٹ ہو جانا بتائے۔ (۴) - نیکو روزی ص ۱۲۵ الا نسلیم کہ کذب مذکور الخ - یعنی جو کچھ آدمی اپنے لئے کر سکتا ہے وہ تمام کا تمام اللہ تعالیٰ کے لئے بھی جائز ہے۔ جن میں کھانا، پینا، سونا، پاختہ پھرنا، پیشاب کرنا وغیرہ سب کچھ داخل ہیں۔ اس قول غیبت کے کفریات حد اور شمار سے باہر ہیں۔ (۵) - نیکو روزی ص ۱۲۵ عدم کذب راز کلمات الخ - اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا منع بالکلیہ بلکہ محال عادی بھی نہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ (۶) - تقویۃ الایمان ص ۱۲۲۔ جتنے رسول آئے ہیں سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اور اس کے سوا کسی اور کو نہ مانے (کوکب ص ۱۹)۔ (۷) - تقویۃ الایمان ص ۱۹۔ ہمارا خالق جب اللہ ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہئے کہ اپنے ہر کام پر اس کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام چاہیے کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اس سے رکھتا ہے۔ دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہے سے چار کا تو کیا ذکر ہے (کوکب ص ۲۹)۔ (۸) - تقویۃ الایمان ص ۱۰۔ روزی کی کشائش اور تنگی گرائی اور ستر دست اور بیمار کر دینا اقبال واد بار دینا حاجتیں بر لانی، بلائیں ٹالنی مشکل میں دغیرری کرنی۔ یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء اولیاء جھوٹ پر یہ کہ یہ شان نہیں جو کسی کو اب تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور مصیبت کے وقت اس کو پکارے سو وہ شرک ہو جاتا ہے۔ پھر خواہ وہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے۔ خواہ یوں سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو قدرت بخشی ہے۔ ہر طرح شرک ہے۔ (۹) - حضور صلعم کا حزار گرا دینے کے لائق ہے۔ اگر میں اس کے گرا دینے پر قادر ہو گیا تو گرا دوں گا (اوضح البراہین عبد الوہاب نجدی)۔ (۱۰) - میری لائمی محمد صلعم سے بہتر ہے کیونکہ اس سے سانپ مارنے کا کام لیا جاسکتا ہے اور محمد مرگئے انہیں کوئی نفع باقی نہ رہا (اوضح البراہین ص ۱۰)۔ (۱۱) - محمد بن عبد الوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و تمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے مال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔ ماخوذ حسین احمدی مدنی۔ (الشہاب الثاقب ص ۲۳ کتب خانہ اعزاز یہ دیوبند)۔ (۱۲) - غیب کی باتوں کو جیسا علم رسول اللہ ﷺ کو ہے ایسا علم زید و عمرو بچوں اور پانگوں کو بلکہ تمام جانوروں کو ہے۔ رسول کی تخصیص نہیں (حفظ الایمان ص ۸ کتب خانہ اشرفیہ کمپنی واعزاز یہ دیوبند)۔ (۱۳) - حضور نبی کریم ﷺ کو آخری نبی سمجھنا عوام کا خیال ہے اہل علم کا نہیں۔ تحذیر الناس ص ۳ کتب خانہ اعزاز یہ دیوبند)۔ (۱۴) - حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس ص ۲۵)۔ (۱۵) - شیطان اور ملک الموت کو تمام روئے زمین کا علم ہے اور حضور علیہ السلام کے علم سے زیادہ ہے۔ (براہین قاطعہ ص ۵۵ کتب خانہ امدادیہ دیوبند)۔ (۱۶) - نماز

میں حضور علیہ السلام کا خیال گدھے اور بتل کے خیال میں ڈوبنے سے بڑا ہے۔ (صراط مستقیم ص ۹۷ کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند)۔ (۱۷)۔ ہر مخلوق بڑا ہوا چھوٹا۔ اللہ کی شان کے آگے چار سے بھی ذلیل ہے۔ تقویۃ الایمان ص ۱۳ کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند۔ (۱۸)۔ سب انبیاء اور اولیاء اس کے رو برو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں تقویۃ الایمان ص ۲۸۔ (۱۹)۔ حضور علیہ السلام کی تقسیم بڑے بھائی کی سی کیجئے۔ تقویۃ الایمان ص ۵۲۔ (۲۰)۔ حضور علیہ السلام نے اقرار بائعہا۔ گویا آپ نے فرمایا میں بھی ایک دن سر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ تقویۃ الایمان ص ۵۳۔ (۲۱)۔ حضور علیہ السلام کا میلاد منا کر کھیا کے جنم کا دن منانے کی طرح ہے (برائین قاطعہ ص ۱۵۲)۔ (۲۲)۔ خلیل احمد دیوبندی حضور علیہ السلام کے لئے اردو زبان کا علم دیوبند کے علماء سے آتا تھا تے ہیں۔ (برائین قاطعہ ص ۱۳۰)۔ (۲۳)۔ بلغۃ الخیر ان نامی کتاب ص ۸ میں حضور علیہ علیہ السلام کا گرنا لکھا ہے اپنے لئے لکھا کہ میں نے انہیں گرنے سے روکا۔ (۲۴)۔ رسول کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔ (برائین قاطعہ ص ۵۵)۔ (۲۵)۔ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (۲۶)۔ اللہ تعالیٰ کو پہلے سے کسی بات کا علم نہیں ہوتا۔ تفسیر بلغۃ الخیر ان۔ (۲۷)۔ اللہ تعالیٰ عرش معلیٰ اور کرسی کے اوپر موجود ہے (قصیدہ نونیہ ابن قیم)۔ (۲۸)۔ لفظ رحمۃ اللعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں (فتاویٰ رشیدیہ)۔ (۲۹)۔ تقویۃ الایمان ص ۷ میں ہے اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی (کوکب)۔ (۳۰)۔ تقویۃ الایمان ص ۳۲۔ جس کا نام محمد علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں ہے (کوکب)۔ (۳۱)۔ تقویۃ الایمان ص ۲۸ جو کوئی کسی شخص کو عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھ کر اس کو مانے۔ سو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے اور اس کے مقابلہ کی طاقت اس کو ثابت نہ کرے (کوکب)۔ (۳۲)۔ تقویۃ الایمان ص ۲۷۔ جو کچھ کہ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا۔ خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں ہو ان کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال دوسرے کا۔ (۳۳)۔ تقویۃ الایمان ص ۲۵۔ ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے یکساں بے خبر ہیں اور نادان (کوکب)۔ (۳۴)۔ تقویۃ الایمان ص ۵۷۔ ۵۸۔ جو کہ اللہ کی شان ہے اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں۔ سو اس میں اللہ کے ساتھ کسی کو نہ ملاوے۔ مثلاً کوئی شخص کہے فلا نے درخت میں کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے ہیں تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر۔ (۳۵)۔ تقویۃ الایمان ص ۸ (الکوکب ۳۵) پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے۔ بلکہ اسی کا مخلوق اور اس کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابلہ کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور متیس مانی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہیں۔ الحمد للہ علی التمام واصلوۃ والسلام علی خیر الانام۔ فقیر غلام محمد عفا اللہ عنہ

رسالہ

قال وحید العصر عطا، محمد سید ہالوی رحمہ اللہ تعالیٰ
تصدیق شری جو۔ ایمان ہے تصدیق فونی اور مطلق کا مبنی ہے

رسالہ



تذکرۃ المصنفین، رس الخانی (کتب مطہقیہ)

مطلق نام محمد شری قیوری بندیا لونی



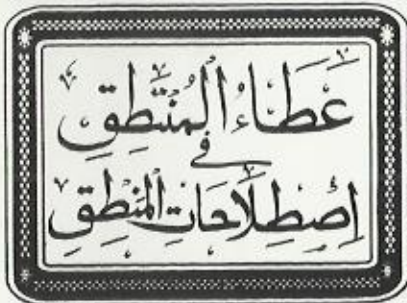
معانیدین منطق کے معانیدات اور بات مستند

مطلق نام محمد شری قیوری بندیا لونی

رسالہ

قال الشیخ عبد الغفور محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ
در تعین حرم منطق بات نیست

قال الامام الغزالی رحمہ اللہ تعالیٰ
من لم یعرف الهيئة والشرح فهو عین فی معرفۃ اللہ تعالیٰ
آسان منطق کے تعین پر شرح ہارمہ کا عنوان

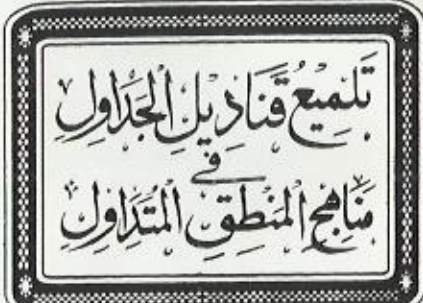


تفریط وحید العصر علامہ عطا، محمد سید ہالوی رحمہ اللہ تعالیٰ
"مبتدی تو بجائے خود یہ رسالہ متنبیوں کے لئے بھی بڑا مفید ہے"

عطا کا ہے

عطاء الملت والدرین

مطلق نام محمد شری قیوری بندیا لونی



عطا کا ہے منطق کے ترشیب و ارتقائات

مطلق نام محمد شری قیوری بندیا لونی

مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ کے زیر اہتمام علم میراث کی ترویج و اشاعت یحییٰ عالمگیر تحریک

بر سال
20 شعبان تا
20 رمضان

مکاتون وراثت کلاس

25 شعبان
ہجری 1441
عاشورہ کی شب

ایوان تعلیم جامعہ مسجد مدینہ

کرم پلک افدغیش روڈ مصری شاہ لاہور

ترنگان علم میراث کے ان اساتذہ علماء، علماء اور دلاء عیسیٰ چیمز آب تعلیم کا پیغام
اعلام ہے کہ انتہائی قلیل وقت میں علم میراث کی شاہکار کتاب "سراجی" ریاضی کے قواعد
قدیمہ و جدیدہ کی روشنی میں مرتب پڑھائی ہی نہیں جائے گی بلکہ حفظ و خواندگی جائے گی۔

تدریس کے فرائض

استاذ المیراث مفتی غلام محمد شہر قپوری بندیالوی سرانجام دیں گے

المعلتان - قاری ثلیل احمد دس فظ احمد رضا

درس نظامی کے قدیمی نصاب کی مضاف دینی درس گاہ

مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ

نئی آبادی فیض پور خورد شہر قپور روڈ پر 29 محلہ میں آواز کیا جا رہا ہے۔ اس
ادارہ کا مقصد مروت بھی ہوگا کہ جامعہ بندیال شریف و بیکسی شریف کے تعلیمی نظام کو رائج کر کے
مدارس مرہیہ عیسیٰ فعل اور فاضل اساتذہ تیار کئے جائیں تاکہ مدرسین کے فقدان و قحط
کی کوئی ہوجائے۔ علم دین سے محبت رکھنے والے حضرات سے امید ہے کہ جامعہ کے محل وقوع
کا معائنہ کر کے تعاون فرمائیں گے۔

نیز سرپرستی مد مفتی غلام محمد شہر قپوری بندیالوی

نیز انتظام مد قاری ثلیل احمد دس فظ احمد رضا